Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
15

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

29 ربیع الثانی 1431 ہجری - 15 شہادت 1389 - 15 اپریل 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت میں مجلس شوریٰ کو ایک خاص مقام حاصل ہے، یہ عام اجلاسات اور کانفرنسز سے بالکل مختلف ہے، اس کا مزاج مختلف ہے

مجلس شوریٰ میں شمولیت کیلئے نیکی، تقویٰ اور دعائیں بنیادی شرط ہیں

آپ کی سب سکیمیں، مشورے اور آراء تبھی سلسلہ کے لئے مفید ہوں گی جب آپ لوگ سچ مچ تقویٰ کی شرط کو مقدم رکھیں گے

پیغام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع 21 ویں مجلس مشاورت بھارت، منعقدہ ۲۰-۲۱ فروری ۲۰۱۰ بروز ہفتہ، اتوار بمقام مسجد اقصیٰ قادیان

پیغام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھارت کی 21 ویں مجلس مشاورت جو مورخہ ۲۰-۲۱ فروری بروز ہفتہ، اتوار مسجد اقصیٰ قادیان میں منعقد ہوئی تھی کے موقع پر ایک بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا تھا۔ یہ مشاورت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوئی تھی۔ پیغام قارئین بدر کیلئے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

لندن
12 فروری 2010

پیارے ممبران مجلس شوریٰ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کو ایک بار پھر قادیان میں مجلس مشاورت منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ کو نیک سوچ اور تقویٰ کے ساتھ جماعت کیلئے مفید آراء اور سفارشات پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

یہ دورِ آخرین دورِ اوّل ہی کا تتمہ ہے۔ ہم اپنے سب کاموں میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی متابعت کرتے ہیں۔ شوریٰ بھی آپ ہی کی سنت ہے۔ یہ آپ کا مبارک اُسوہ تھا کہ اہم دینی کاموں کیلئے اپنے صحابہ سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ اور اس بات کا آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم بھی تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۔ وَلَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَا نۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۔ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡلَہُمۡ وَشَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۔ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ۔

(سورۃ آل عمران: ۱۶۰)

ترجمہ: پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا۔ اور اگر تو تندخو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کیلئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت میں مجلس شوریٰ کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ یہ عام اجلاسات اور کانفرنسز سے بالکل مختلف ہے۔ اس کا مزاج مختلف ہے۔ اس کے اصول اور قواعد و ضوابط مختلف ہیں اور اس کے مقاصد مختلف ہیں۔ مومنین جو نبی یا اس کے خلیفہ کو کسی معاملہ میں اپنے مشورے پیش کرتے ہیں تو یہ نہایت ذمہ داری کا کام ہوتا ہے۔ اس کی بجا آوری کے لئے دل میں ادب اور احترام ہونا چاہئے۔ خلوص نیت ہونی چاہئے۔ دعائیں ہونی چاہئیں اور ایسی مجلس میں بیٹھے ہوئے بھی بکثرت استغفار اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کی ضرورت ہوتی ہے، تب جا کر اس غرض سے منعقدہ مجالس مجالسِ خیر کہلانے کی مستحق ٹھہرتی ہیں۔ پس مجلسِ شوریٰ میں شمولیت کیلئے نیکی، تقویٰ اور دعائیں بنیادی شرط ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تعلیمات میں سب سے زیادہ زور تقویٰ پر دیا ہے۔ پس آج میں نمائندگان مجلسِ شوریٰ کو تقویٰ ہی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ۔ (سورۃ الانفال: ۳۰) وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِہٖ۔ (سورۃ الحدید: ۲۹)

یعنی اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸)

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے...... لِبَاسُ التَّقۡوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت کرے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے''۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ صفحہ ۵۱-۵۲)

یاد رکھیں کہ آپ سب جو نظامِ خلافت اور نظامِ جماعت کے کاموں میں معاونت کیلئے اس مجلسِ شوریٰ میں شامل ہیں۔ آپ پر آپ کی جماعتوں نے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور مجلس مشاورت کے لئے آپ کو اپنا نمائندہ مقرر کر کے قادیان بھجوایا ہے۔ اس لئے آپ اس نمائندگی کی اہمیت کو سمجھیں۔ اس امانت کی ادائیگی کا حق ادا کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ کو جو معیار ٹھہرایا ہے تو پھر اسے ہر لحظہ ملحوظِ خاطر رکھیں۔ آپ کی سب سکیمیں، مشورے اور آراء تبھی سلسلہ کے لئے مفید ہوں گی جب آپ لوگ سچ مچ تقویٰ کی شرط کو مقدم رکھیں گے۔ آپ کو جب بھی موقعہ دیا جائے، اخلاص کے ساتھ اپنی رائے کا اظہار کریں۔ کسی سے مقابلہ بازی یا اس کی حوصلہ شکنی آپ کا مقصود نہ ہو۔ کج بحثی یا خودنمائی ہرگز مدنظر نہ رہے۔ اور اگر موقعہ نہ ملے تب بھی اس بات کو بخوشی قبول کریں۔ کاروائی کے دوران اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اپنی سوچوں کو پاکیزہ بنائیں اور دعا اور ذِکر الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو اس بابرکت مجلس کے انعقاد کا جو یہ موقعہ دیا ہے تو اسے غنیمت جانیں اور اس کی قدر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذہنوں کو روشن فرمائے اور آپ کو خلیفۂ وقت کا حقیقی رنگ میں سلطانِ نصیر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں

........................(2)........................

گزشتہ گفتگو میں ہم بھارت میں بڑھتے ہوئے مختلف النوع خطرات کا ذکر کر کے عرض کر رہے تھے کہ یہ خطرات دن بدن بڑھتے چلے جارہے ہیں!(اور آج جبکہ یہ مضمون لکھ رہا ہوں پورے ملک میں سے یہ خبر آرہی ہے کہ نکسلو ادیوں نے چھتیس گڑھ کے دانتے دوڑہ ضلع کے گھنے جنگل میں CRPF پر حملہ کیا جس سے 83 جوان موقع پر دم توڑ گئے 150 لا پتہ ہیں اور آٹھ زخمی ہیں۔ اگر وقت رہتے ہم نے ان کی فکر نہیں کی تو ہمارے لئے نہ صرف یہ کہ ان سے پیچھا چھڑوانا مشکل ہو جائے گا بلکہ ہم اپنی اگلی نسلی کی کھیتی میں ایسے تلخ کانٹے بو جائیں گے جو ان کے مستقبل میں انکے گلے کے ہار بن جائیں گے۔ہم نے عرض کیا تھا ان تمام تر حالات کا اگر آپ تجزیہ کریں گے اواس کی تشخیص کی طرف متوجہ ہونا چاہیں گے تو آپ کو مختلف عوامل کے ساتھ ساتھ اُن میں ایک چیز قدر مشترک کے طو پر نظر آئے گی اور وہ ہے انصاف کا فقدان ۔آپ ہر معاملے کا تجزیہ کریں اس کے متعلق غور سے سوچیں تو آپ ہر معاملے میں انصاف کو مفقود پائیں گے۔آپ دیکھیں گے کہ جن لوگوں کو انصاف کی کرسیوں پر بٹھایا جاتا ہے عوام کی طرف سے حکومت کی ذمہ داری تو ان کو سپرد اس لئے کی گئی ہے کہ وہ سب کو یکساں انصاف فراہم کریں گے لیکن وہ حکومت کی کرسیوں پر بیٹھ کر مذاہب وملل اور زبانوں وذاتوں کی طرف جھک جاتے ہیں۔ اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکومت کے ذمہ داروں کا انتخاب کرنے والے عوام کو تاکیداً فرمائی ہے کہ حکومت ایک قومی امانت ہے اور اس امانت کو اگر غیر امین لوگوں کے سپرد کر دیا جائے تو یہ ایک شدید قسم کی خیانت ہوگی اور پھر اس خیانت کے پھل سے بالآخر وہ لوگ بھی بچ نہیں پاتے جو اُنہیں منتخب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ۔ (النساء:۵۹)

کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کیا کرو کیونکہ غیر اہل کے سپرد کر کے تم اذیت ناک زندگی کا سامنا کرو گے۔ اور پھر آگے ان لوگوں کو مخاطب فرمایا جنہیں حاکم بنایا گیا ہے فرماتا ہے: وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ جب تم منتخب ہو کر لوگوں کی حکمرانی کرو تو انصاف کے ساتھ حکمرانی کیا کرو۔اب یہ دونوں باتیں لازم وملزوم ہیں اگر امانت دار لوگوں کو حاکم بنایا جائے گا تو وہی انصاف کے تقاضوں کو پورا کرسکیں گے۔ لہٰذا یہ آیت عوام اور اہلِ حکومت بردار کو برابر کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔عوام اگر انصاف پسند اور نیک دل حکام کا انتخاب کریں گے تو تب ہی ان سے انصاف کی اُمید کرسکیں گے لیکن اگر بوقت انتخاب قوم کا خیال ہو، نسل کا خیال ہو، فرقہ بندی کا خیال ہو، قومی تعصب کو استعمال کیا جائے تو پھر جو کچھ کھیتی میں بویا جائے گا بالآخر وہی کاٹا جائے گا اور جس طرح کانٹے دار درخت کا بیج بو کر شیریں پھلوں کی اُمید کرنا لاحاصل ہے۔اُسی طرح خائن افراد کے انتخاب کے بعد انصاف کی اُمید کرنا بھی لاحاصل ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر لاحاصل ہے۔لہٰذا اگر غور سے دیکھا جائے تو عوام کی ذمہ داری بنیادی ہے۔ جب تک عوام اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے۔ وہ کس طرح انصاف پسند حکام کی امید کرسکتے ہیں۔

اس موقع پر یہ بات بھی یادرکھنی چاہئے کہ قرآن مجید نے حکام کے متعلق واضح طور پر فرمایا ہے کہ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ جب تم لوگوں کی حکمرانی کرو تو انصاف کو مدنظر رکھو یہاں پر صاف طور پر اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ فرمایا ہے۔اَنْ تَحْکُمُوْا بِالشَّرِیْعَۃِ یعنی شریعت کے ساتھ حکمرانی کرنے یا شاستروں کے مطابق حکمرانی کرنے کا ذکر نہیں ہے۔لہٰذا یہ بات ان لوگوں کے لئے قابل فکر ہے جو اسلامی حکومتوں میں سب پر شریعت کو تھوپنا چاہتے ہیں یا ہندو اکثریتی علاقوں میں شاستروں کے ذریعہ حکومت کرنا چاہتے ہیں۔اس کا صاف ستھرا مطلب یہ ہے کہ حکومت چلانے والوں کو کسی مذہب سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے اُن کی حکومت میں ہندو، مسلمان، عیسائی، سکھ سب برابر کے شہری ہیں۔ جو چاہے قرآن پر عمل کرے جو چاہے ویدوں کی تقلید کرے اور جو چاہے بائبل کے ذریعہ انصاف چاہے۔ ہر ایک کو بنیادی انسانی حقوق کے مطابق مذہبی آزادی اور تمام دنیوی سہولتیں برابر کی حاصل ہونی چاہئیں، کوئی کسی کے دل کو نہ دُکھائے ، سب ایک دوسرے کے پیغمبروں ، رشیوں، منیوں اور گوروؤں کی عزت کریں۔اس تعلق میں قرآن مجید کا فرمان ہے کہ:

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ (البقرہ:۲۸۶)

یعنی ہر ایک ایمان لایا اللہ پر، فرشتوں پر، کتابوں پر اور رسولوں پر اور ہم کسی بھی رسول کے درمیان تفریق نہیں کرتے۔سب کو برابر عزت واحترام سے دیکھتے ہیں اور یہی وہ میثاق مدینہ ہے جس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔

قوموں میں باہم لڑائی جھگڑے اور فتنہ وفساد کی ایک وجہ ایک دوسرے کے مذاہب کے بزرگوں کو بُرا بھلا کہنا بھی ہے۔ایک دوسرے کے مقدس مذہبی جگہوں کی عزت نہیں کی جاتی ۔سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’ اسلام وہ پاک اور صلح کا مذہب ہے جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا‘‘۔(پیغام صلح صفحہ ۳۰)

قرآن مجید نے تو مسلمانوں کو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر چہ مسلمانوں کے نزدیک بتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے پھر بھی فرمایا کہ تم مشرکین کے بتوں کو بھی برا بھلا نہ کہو۔اس سے آپسی امن اور اتفاق کو زخم لگے گا اور معاشرے میں فتنہ وفساد برپا ہوگا چنانچہ فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ

(الانعام:۱۰۹)

کہ تم ان کو جن کو خدا کر کے پوجا جاتا ہے ہرگز گالی نہ دو۔اس سے فتنہ وفساد پیدا ہوگا، بدامنی جنم لے گی کیونکہ وہ تمہارے خدا کو گالیاں دیں گے۔

اس موقع پر یہ بات بھی یادرکھنی چاہئے کہ قرآن مجید نے مسلمانوں کو جو تلوار کے جہاد کی اجازت دی ہے،اس میں فرمایا ہے:۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ۔ۨالَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِحَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ (الحج: ۴۰۔۴۱)

یعنی مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ اُن کو شدید قسم کے ظلموں کا نشانہ بنایا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ پھر فرمایا اور اگر اللہ لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ دفاع کا حکم نہ دیتا تو مذہبی ظلم کے نتیجہ میں عیسائیوں کے گرجے یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مساجد بے دردی سے گرائی جائیں جن میں کہ اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے۔

پس دیکھیں کہ یہاں پر جہاد کو اوّل مساجد کی دفاع کیلئے نہیں بلکہ پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کے معبدوں کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ وہ بھی اللہ کے نزدیک قابل عزت وقابل حفاظت ہیں۔تو یہ ہے اسلام کی تعلیم جو ہر ایک کو یکساں انصاف مہیا کرتی ہے۔مزید یہ ہے کہ اسلام اس سے بھی ایک قدم اور آگے جا کر یہ بھی حکم دیتا ہے کہ انصاف کا حق صرف اپنوں کو ہی نہیں، انصاف کا حق صرف اپنے خیالات عقائد اور پارٹی سے متفق لوگوں کو ہی نہیں ملنا چاہئے بلکہ اسلام دشمنوں کیلئے بھی انصاف کے حق کو محفوظ فرماتا ہے۔فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدۃ: ۹)

کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف سے کام نہ لو انصاف سے کام لو کیونکہ یہ تقویٰ اور خدا خوفی کے زیادہ قریب ہے۔

یہاں پر نہ صرف تمام ہدایت کے پیروکاروں کے لئے یہ تعلیم دی بلکہ مسلمانوں کو خاص طور پر یہ تعلیم دی ہے اور آج مسلمانوں نے ہی اس کو بھلا دیا ہے۔انہوں نے غیروں سے دشمنی تو مول لی ہی ہے آپس میں بھی مسلمان فرقوں کو انصاف مہیا نہیں کرسکے ۔ پاکستان میں شیعہ سنیوں کو دشمن سمجھ کر انصاف نہیں دے سکے اور بریلوی دیوبندیوں کو دشمن سمجھ کر انصاف مہیا نہیں کرسکے۔ چنانچہ اسلام کے نام پر دن رات مساجد ومعابد میں کھلی غارت گری ہورہی ہے۔سب فرقے ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں اور سب مل کر احمدیوں کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں اور قرآن مجید کی یہ تعلیم بھول گئے ہیں کہ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔اللہ فرماتا ہے انصاف کرو انصاف تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

پس وطن عزیز کے باسیوں کو وطن عزیز کے حکمرانوں کو قرآن مجید کی ان تعلیمات پر غور کرنا چاہئے ان کو سمجھنا چاہئے اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا چاہئے۔

یادرکھیں! جب تک ہم قرآن مجید کی حق وانصاف پر مبنی ان سنہری تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ نہیں بناتے، وطن عزیز کے باسی امن وامان کی زندگی نہیں گزار سکتے۔اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو امن وشانتی کا گہوارہ بنا دے۔آمین۔ ......باقی آئندہ گفتگو میں...... (منیر احمد خادم)

....

خطبہ جمعہ

کسی شخص پر خدا کا نور نہیں چمک سکتا جب تک آسمان سے وہ نور نازل نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جہاں آنحضرت ﷺ کے روحانی نور سے منور کیا وہاں ظاہری نور بھی عطا فرمایا تاکہ نیک فطرت ہر لحاظ سے اس نور سے فیضیاب ہوسکیں۔

یہ ظاہری نور بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے دیا تھا کہ آپ نور مصطفوی میں ڈوب کر اپنے وجود کو کلیتًا اپنے آقا و مطاع کے جسمانی اور روحانی نور میں فنا کرچکے تھے تاکہ آپ کے نور میں بھی نور محمدیؐ نظر آئے

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اور نورانی وجود کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے وہ نور عطا فرمائے جو اس کا حقیقی نور ہے۔

جو اس کے پیاروں سے محبت کرنے سے ملتا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے طریقے اس زمانے کے امام نے نور محمدی سے حصہ پاکر ہمیں سکھائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ مورخہ 29 رجنوری 2010ء بمطابق 29 رصلح 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خطبہ الہامیہ میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی اور فرمایا كُلُّ بَرَكَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ۔ (تذکرہ صفحہ 194 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی نبی کریم انے تمہیں اپنی روحانیت کی تاثیر کے ذریعہ سکھایا اور اپنی رحمت کا فیض تیرے دل کے برتن میں ڈال دیا تا تجھے اپنے صحابہ میں داخل کریں اور تجھے اپنی برکت میں شریک کریں اور تا اللہ تعالیٰ کی خبر وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ اس کے فضل اور اس کے احسان سے پوری ہو۔

پس اس فیض نے آپؑ کو جہاں روحانی نور سے منور کیا وہاں ظاہری نور بھی عطا فرمایا تا کہ نیک فطرت ہر لحاظ سے اس نور سے فیضیاب ہوسکیں۔ کیونکہ آخرین کا امام ہونے کی وجہ سے صرف عام صحابہ کا نور آپ کو عطا نہیں ہوا تھا بلکہ اس سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اپنے آقا کے حسن واحسان میں نظیر بنایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:'' جیسا کہ یہ جماعت مسیح موعودؑ کی صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کی جماعت سے مشابہ ہے ایسا ہی جو شخص اس جماعت کا امام ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) وہ بھی ظلّی طور پر آنحضرت اسے مشابہت رکھتا ہے۔ جیسا کہ خود آنحضرت ﷺ نے مہدیٔ موعود کی صفت فرمائی کہ وہ آپ سے مشابہ ہوگا''۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 307)

پس یہ مشابہت ضروری ہے تا کہ آقا کا جلوہ غلام میں بھی نظر آئے۔ آج مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن اور نور اور آپؑ کے شمائل کا کچھ ذکر کروں گا۔

سب سے پہلے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ آپؑ کے ظاہری حسن اور حُلیے کو کس طرح دیکھتے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں کہ: ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے تمام حُلیہ کا خلاصہ ایک فقرہ میں یہ ہوسکتا ہے کہ آپؑ مردانہ حسن کے اعلیٰ نمونہ تھے۔ مگر یہ فقرہ بالکل نامکمل رہے گا اگر اس کے ساتھ دوسرا یہ نہ ہو کہ یہ حسن انسانی ایک روحانی چمک دمک اور انوار اپنے ساتھ لئے ہوئے تھا۔ اور جس طرح آپ جمالی رنگ میں اُمّت کے لئے مبعوث ہوئے تھے اسی طرح آپ کا جمال بھی خدا کی قدرت کا نمونہ تھا اور دیکھنے والے کے دل کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ آپ کے چہرہ پر نورانیت کے ساتھ رعونت، ہیبت اور استکبار نہ تھے بلکہ فروتنی، خاکساری اور محبت کی آمیزش موجود تھی۔ .... آپؑ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا۔ یعنی اس میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی اور یہ چمک جو آپؑ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی عارضی نہ تھی بلکہ دائمی تھی۔ کبھی کسی صدمہ، رنج، ابتلاء مقدمات اور مصائب کے وقت آپؑ کا رنگ زرد ہوتے نہیں دیکھا گیا اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکتا رہتا تھا۔ کسی مصیبت اور تکلیف نے اس چمک کو دور نہیں کیا۔ علاوہ اس چمک اور نور کے آپؑ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسم ہمیشہ رہتا تھا اور دیکھنے والے کہتے تھے کہ اگر یہ شخص مفتری ہے اور دل میں اپنے تئیں جھوٹا جانتا ہے تو اس کے چہرہ پر یہ بشاشت اور خوشی اور فتح اور طمانیت قلب کے آثار کیونکر ہو سکتے ہیں۔ یہ نیک ظاہر کسی بد باطن کے ساتھ وابستہ نہیں رہ سکتا اور ایمان کا نور بدکار کے چہرہ پر درخشندہ نہیں ہوسکتا''۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اوّل روایت نمبر 447 صفحہ 410-411 مطبوعہ ربوہ)

آپؑ کے حسن کا، آپ کے نور کا کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے لیکن یہ ظاہری نور بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس لئے دیا تھا کہ آپ نور مصطفوی میں ڈوب کر اپنے وجود کو کلیتًا اپنے آقا و مطاع کے جسمانی اور روحانی نور میں فنا کر چکے تھے تا کہ آپ کے نور میں بھی نور محمدیؐ نظر آئے۔ اپنے ایک فارسی کلام میں آپ فرماتے ہیں ؎

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقیں   شدہ رنگین بہ رنگ یار حسیں

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 477)

کہ مَیں یقیناً مصطفیٰ کا وارث اس حسین یار کے رنگ میں حسین ہو کر بن گیا ہوں۔

فرمایا ؎

لیک آئینہ ام، زربّ غنی   از پئے صورت مہِ مدنی

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 478)

لیکن ربّ غنی کی طرف سے آئینہ کی طرح ہوں اس مدنی چاند کی صورت دکھانے کے لئے۔

پس آپ کا اپنا تو کچھ نہ تھا۔ روح و جسم نور محمدی کا آئینہ دار تھا۔ عبادات میں، عادات میں، اخلاق میں غرض ہر چیز میں اپنے آقا و مطاع کے منہ کی طرف دیکھ کر اس کی پیروی کرتے تھے۔ اپنے اس پیارے مسیح و مہدی اور غلام صادق کے بارہ میں، اس کے مقام کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے بھی یوں فرمایا تھا کہ میرے اور میرے مہدی کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال حدیث نمبر 4324)

پس یہ مقام نبوت بھی آپ کو اس فنا کی وجہ سے ملا۔ یہ عشق و محبت کی باتیں ہیں جو حسن و احسان میں اور مقام میں نظیر بناتی ہیں۔ لیکن انسان کامل ایک ہی تھا جو صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی ذات ہے۔

حضرت خلیفہ ثانیؓ نے بھی اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ ؎

شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے
احمد کو محمدؐ سے تم کیسے جدا سمجھے

کوئی احمدی ایک لمحے کے لئے بھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر ہے۔ یہ الزام جماعت پر، احمدیوں پر آئے دن لگتے رہتے ہیں لیکن اصل میں احمدی ہی ہیں جن کو آنحضرت ﷺ کے مقام کا، آپؐ کے نور کا صحیح فہم و ادراک ہے۔

آقا و غلام کے تعلق کے بارہ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ ایک روایت میں فرماتے ہیں۔

انہوں نے ایک رؤیا دیکھی۔ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت میں ایک دفعہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاکسار تینوں ایک جگہ کھڑے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا چہرہ مبارک سورج کی طرح تاباں ہے (روشن ہے) اور آپؐ مشرق کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن ہے۔ اور آپ مغرب کی طرف منہ کئے ہوئے ہیں۔ اور (کہتے ہیں کہ) خاکسار ان دونوں مقدس ہستیوں کے درمیان میں کھڑا ہے۔ ان کے روشن چہروں کو دیکھ رہا ہے اور اپنی خوش بختی اور سعادت پر نازاں ہو کر یہ فقرہ کہہ رہا ہے کہ ’’ہم کس قدر خوش نصیب اور بلند بخت ہیں کہ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی پایا اور حضرت امام محمد مہدی علیہ السلام کو بھی پالیا‘‘۔ (کہتے ہیں کہ) اُس وقت جب مَیں نے ان دونوں مقدسوں کے چہروں کی طرف نگاہ کی تو مجھے ایسا نظر آیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرۂ مبارک آنحضرت ﷺ کے چہرۂ مبارک کے نور سے منور ہو رہا ہے۔ (پھر کہتے ہیں کہ) اس رؤیا کے بعد جب مَیں دوسری رات سویا تو خواب میں مجھے حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمہ اللہ ملے اور فرمایا کہ ’’آپ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں کہ آپ نے امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے‘‘۔ پھر فرمایا کہ ’’میری طرف سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حضور السلام عرض کر دینا‘‘۔ (کہتے ہیں کہ) مَیں اُن دنوں اپنے وطن موضع راجیکی میں مقیم تھا۔ اس وقت جماعت کا نام احمدی نہ رکھا گیا تھا۔ مَیں جب صبح بیدار ہوا تو حضرت شیخ سعدیؒ کی خواہش کے مطابق ایک عریضہ (ایک خط) حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھ کر آپ کا تحفۂ سلام (یعنی شیخ سعدی کا سلام) حضورؑ کی خدمت میں عرض کر دیا اور اپنی رؤیا بھی بیان کر دی۔ اس کے چند روز بعد (کہتے ہیں) مجھے پھر رؤیا میں حضرت شیخ صاحبؒ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے سلام پہنچانے پر بہت ہی مسرت کا اظہار کیا اور میرے ہاتھ میں ایک کتاب دے کر فرمایا کہ یہ بطور ہدیہ ہے۔ جب مَیں نے اس رسالہ کو دیکھا تو اس کے سرورق پر نام ’’سراج الاسرار‘‘ لکھا ہوا تھا۔

(حیات قدسی صفحہ 436-437 مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک روایت حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ (ایک خاتون) امۃ الرحمٰن بنت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کی وفات کی خبر آئی (یہ آپ کے پہلے دو بیٹوں میں سے چھوٹے بیٹے تھے۔) تو مغرب کا وقت تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس وقت سے لے کر قریباً عشاء کی نماز تک ٹہلتے رہے۔ حضور علیہ السلام جب ٹہلتے تو چہرہ مبارک حضور کا اس طرح ہوتا کہ گویا بُشرہ مبارک سے چمک ظاہر ہوتی ہے۔

(سیرت المہدی جلد دوم روایت نمبر 1596۔ حصہ پنجم۔ صفحہ 323 مطبوعہ ربوہ)

میاں رحیم بخش صاحب کی ایک روایت ہے کہ ایک دن کا واقعہ ہے کہ ظہر کی نماز کے بعد حضرت صاحب اندر چلے گئے (مسجد سے اپنے گھر چلے گئے) ہم نے پیچھے سنتیں پڑھیں اتنے میں باری کے رستے سے (یعنی کھڑکی کے راستے سے) حضور نے حضرت خلیفۂ اوّل کو بلایا۔ حضور کوئی کتاب لکھ رہے تھے اور حکیم صاحب سے اس کے متعلق کوئی حوالہ پوچھنا تھا یا کوئی بات پوچھنی تھی۔ مَیں نے اس باری (کھڑکی) سے جب حضور کو دیکھا حضور کے سر پر پگڑی نہیں تھی، پٹے رکھے ہوئے تھے۔ اس نظارہ کی مَیں کیفیت بیان نہیں کر سکتا۔ وہ مکان مجھے نور سے بھرا ہوا نظر آتا تھا۔ چہرہ کی وجہ سے مکان منور ہو رہا تھا۔ آہ اس نورانی چہرہ کا جب بھی تصور آتا ہے جی میں عجیب قسم کے خیالات موجزن ہوتے ہیں۔ اس وقت کا نقشہ اب تک میری آنکھوں میں ہے۔ حضورؑ نے حضرت خلیفہ اولؓ سے کوئی بات دریافت کی۔ وہ باہر آ گئے اور حضورؑ نے پھر اندر سے کنڈا لگا لیا۔

(رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ رجسٹر جلد 10 صفحہ 184-185 روایات حضرت میاں رحیم بخش صاحبؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل کے متعلق ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی تصنیف ’’مجدد اعظم‘‘ میں تحریر کرتے ہیں کہ 1906ء میں لمبی رخصت لے کر قادیان گیا ہوا تھا۔ ایک روز حضرت اقدس کی طبیعت ناساز تھی۔ سر میں سخت درد تھا۔ مگر اسی تکلیف میں آپ ظہر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔ مجھے سامنے سے آتے نظر آئے تو گو سر درد کی وجہ سے چہرہ پر تکلیف کے آثار تھے لیکن پیشانی پر ایک نور کا شعلہ چمکتا نظر آتا تھا۔ جسے دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوتیں اور دل کو سرور آتا تھا۔ آج تک سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ غیر معمولی چمک کس چیز کی تھی۔ یہ تو خاص اوقات کا ذکر مَیں نے کیا جن کا اثر غیر معمولی طور پر دل پر رہ گیا ورنہ آپ کے چہرہ پر تقدس کے آثار ایسے نمایاں تھے اور انوار روحانی کی بارش کا وہ سماں نظر آتا تھا کہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص اسے دیکھے اور متاثر نہ ہو۔ .... ہندو تک اس کے مُقر تھے۔ (یعنی اس بات کا اقرار کرتے تھے، اس بات کو مانتے تھے)۔ (کہتے ہیں کہ) بٹالہ اور قادیان کے درمیان نہر کے کنارے ایک ہندو دکاندار چھابڑی لگا کر بیٹھا رہا کرتا تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ ’’مہاراج مَیں تو ہر ایک آنے جانے والے کو دیکھتا ہوں۔ بڑے بڑے پٹھان اور سُورما یہ کہتے ہوئے ادھر سے گزرے ہیں کہ آج مرزا کا فیصلہ کر کے آویں گے لیکن جب واپس گئے تو مرزا کے ہی گن گاتے ہوئے گئے۔ مہاراج مرزا تو کوئی دیوی کا روپ ہے‘‘۔ (یہ ایک ہندو کی تصدیق ہے۔)

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ 1242۔ بار اول 1940ء شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

پھر ڈاکٹر بشارت صاحب ہی ایک روایت کرتے ہیں کہ وہ آثار تقدس اور انوار آسمانی جو آپ کے چہرہ پر ہر وقت نظر آتے تھے اِن کو نہ قلم بیان کر سکتی ہے نہ فوٹو دکھا سکتا ہے۔ جس وقت آپ ایک چھوٹے سے دروازہ کے ذریعہ گھر میں سے نکل کر مسجد میں تشریف لاتے تو یہ معلوم ہوتا کہ ایک نور کا جھمگٹا سامنے آ کھڑا ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار مؤلف نے حضرت اقدسؑ کو سیالکوٹ میں 1891ء میں دیکھا تھا۔ آپؑ حکیم حسام الدین مرحوم کے مکان سے نکلے۔ گلی میں سے گزر کر سامنے کے مکان میں چلے گئے۔ لیکن مجھے ایسا معلوم ہوا کہ ایک نور کا پتلا آنکھوں کے سامنے سے گزر گیا۔ جو مقدس سے مقدس شکل میرا ذہن تجویز کر سکتا تھا وہ اس سے بھی بڑھ کر تھا اور بے اختیار میرے دل نے کہا کہ یہ شکل جھوٹے کی نہیں بلکہ کسی بڑے مقدس انسان کی ہے۔

ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا۔ مَیں قادیان گیا ہوا تھا۔ شام کا وقت اور بارش ہو رہی تھی اور نہایت سرد ہوا چل رہی تھی۔ مسجد مبارک میں جہاں نماز مغرب پڑھی جاتی تھی۔ کچھ اندھیرا سا ہو رہا تھا۔ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے تو موم بتی روشن کی ہوئی آپ کے ہاتھ میں تھی جس کا عکس آپ کے چہرہ مبارک پر پڑ رہا تھا۔ اللہ، اللہ جو نور اس وقت آپ کے چہرہ پر مجھے نظر آیا وہ نظارہ آج تک نہیں بھولتا۔ چہرہ آفتاب کی طرح چمک رہا تھا جس کے سامنے وہ شمع بے نور نظر آتی تھی۔

(مجدد اعظم جلد دوم صفحہ 1242-1241۔ بار اول 1940ء شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

حضرت چوہدری برکت علی خان صاحب گڑھ شنکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بیعت کی منظوری آنے کے ایک مہینے بعد مَیں نے ڈاکٹر صاحب (یعنی حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب) سے عرض کیا کہ مَیں قادیان جا کر دستی بیعت بھی کرنا چاہتا ہوں مگر مَیں کبھی گڑھ شنکر سے باہر نہیں گیا۔ نہ ریل کبھی دیکھی ہے۔ مجھے قادیان کا راستہ بتا دیں۔ آپ نے کہا یہاں سے بنگہ پہنچو۔ وہاں میاں رحمت اللہ صاحبؓ مرحوم باغانوالہ کی دکان پر جا کر ان سے کہنا کہ پھگواڑہ ریلوے سٹیشن کا راستہ بتا دیں اور پھر وہاں سے بٹالہ چلے جانا، بٹالے رات کو دس بجے پہنچ جاؤ گے اور ٹھہرنے کی کوئی جگہ معین نہیں ہے۔ سٹیشن پر ٹھہر جانا تو بٹالہ سے پھر قادیان کچی سڑک جاتی ہے۔ صبح فجر کے بعد قادیان چلے جانا۔ تو کہتے ہیں انہوں نے راستہ بتا دیا۔ مَیں روانہ ہوا اور جب بٹالہ سٹیشن سے نکلا تو سڑک پر ایک چھوٹی سی مسجد پر نظر پڑی۔ مَیں نے کہا کہ مسجد میں ہی رات گزار لیتے ہیں، صبح قادیان تو چلے جانا ہے۔ کہتے ہیں کہ مسجد میں مَیں ابھی گیا ہی تھا۔ تھوڑا وقت ہوا تھا تو ایک شخص آیا اور آ کر کہا کہ تم کون ہو۔ مَیں نے کہا مسافر ہوں قادیان جانا ہے۔ اس نے گالی دیتے ہوئے سختی سے کہا کہ خبیث مرزائی آ کر مسجد کو خراب کر جاتے ہیں۔ صبح مسجد دھونی پڑے گی تم یہاں سے نکل جاؤ۔ مَیں نے کہا مَیں تو یہاں آیا ہوں۔ مَیں تو رات گزاروں گا۔ مَیں نے نہیں جانا۔ کس طرح تم مجھے خدا کے گھر سے نکال سکتے ہو؟ تو پھر وہ گالیاں دیتا ہوا چلا گیا۔ کہتے ہیں صبح کی نماز مَیں نے پہلے وقت میں پڑھ لی اور قادیان کی طرف روانہ ہوا۔ مسجد مبارک میں جب مَیں پہنچا تو پہنچنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک کھڑکی میں سے مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ مَیں نے جب حضور کو دیکھا تو بے اختیار میری زبان سے نکلا کہ یہ تو سراپا نور ہی نور ہے۔ یہ تو سچوں اور راستبازوں کا چہرہ ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کی بابت اخبار الحکم میں کلمات طیبات حضرت امام الزمان پڑھا کرتا تھا اور جس مقدس وجود کی مجھے تلاش تھی۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد ہفتم صفحہ 201-202 مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت محمد صدیق صاحب آف گوگھیاٹ کی ایک روایت رجسٹر روایات صحابہؓ میں ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرف زیارت بطفیل عمو یم جناب مولوی فخر الدین صاحب سابق ہیڈ کلرک کیمل کور حال مہاجر محلّہ دارالفضل قادیان غالباً مارچ 1903ء میں ہوا جبکہ آپ مجھے اپنے ہمراہ گھر سے قادیان دارالامان لے گئے۔ میری عمر اس وقت کوئی دس سال کی ہوگی۔ .... ہم بے شمار لوگ بہلی کے ساتھ پیدل قادیان آئے۔ راستے میں سکھ اور غیر لوگ بھاگ بھاگ کر بہلی کا پردہ ہٹا ہٹا کر زیارت کرتے۔ (چھوٹی بیل گاڑی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہوئے تھے۔ کور (Covered) تھی، پردہ تھا۔ اس کا پردہ اٹھا کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کیا کرتے تھے)۔ اور ترس ترس کر دیکھتے تھے۔ مَیں اگرچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھا مگر مسجد مبارک میں تین چار دوستوں سمیت حضورؑ کے دست مبارک پر ہاتھ رکھ کر بھی بیعت کرنے کا موقعہ نصیب ہو گیا۔ بعد بیعت حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ بیعت کے کلمات کہلواتے وقت جو درد اور انکسار حضور کی زبان مبارک اور منور چہرہ سے ہوتا تھا اس کا نقشہ تو کوئی بشر کیا کھینچ سکتا ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ۔ رجسٹر۔ جلد اوّل۔ صفحہ 24-25 روایات حضرت محمد صدیق صاحبؓ آف گھوگیاٹ)

پھر حضرت فضل احمد صاحب پٹواری حلقہ گورداس ننگل، تحصیل گورداسپور روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد فراغت مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب دارالامان تشریف لائے تو آپ شام کے وقت تشریف لائے اور نماز مغرب میں کچھ دیر ہو گئی۔ حضور جس وقت مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں اجالا ہو گیا۔ وہ روشنی فدوی کی آنکھوں میں اب تک موجزن ہے۔

(رجسٹر روایات صحابہ۔ غیر مطبوعہ جلد اوّل صفحہ 48-49 روایت فضل احمد صاحب پٹواری)

پھر حضرت چوہدری علی محمد صاحب گوندل چک 99 شمالی ضلع سرگودھا لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات سے سات دن پہلے (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے چھوٹے

بیٹے تھے، بچپن میں فوت ہو گئے تھے ان کی وفات سے سات دن پہلے) یہ ہمراہی مولوی غلام حسین والد مولوی محمد یار عارف چک 98 شمالی اور دو اَور ہمراہی جن کے اب نام یاد نہیں، ہم چاروں بیعت کی غرض سے قادیان گئے۔ اس سے پہلے مَیں نے بذریعہ خط بیعت کی ہوئی تھی۔ ہم چاروں آپ کے مکان پر چلے گئے۔ آواز دینے پر آپ باہر تشریف لائے۔ مکان کے باہر دو چارپائیاں، ایک بڑی اور ایک چھوٹی پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے ہماری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ بڑی چارپائی پر بیٹھ جاؤ اور آپ چھوٹی چارپائی پر بیٹھ گئے۔ ہم چونکہ آگے پیروں سے ڈرے ہوئے تھے۔ ہم نیچے بیٹھنے لگے مگر آپ نے دوبارہ مجبوراً کہا کہ چارپائی پر بیٹھو۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آخر ہمیں مجبوراً چارپائی پر بیٹھنا پڑا۔ اس سے آپ کے اخلاق حسنہ کا پتہ لگتا ہے کہ کس قدر وسیع القلب تھے، کہتے ہیں کہ مَیں چونکہ سب سے چھوٹا تھا اس لئے مَیں سب سے نچلی طرف بیٹھا۔ مولوی غلام حسین جو حضرت مولوی محمد یار عارف صاحب کے والد تھے، مجھ سے بڑی عمر کے تھے اور خوب مولویانہ بالشت بھر چمکدار سیاہ داڑھی تھی اور بیٹھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین سامنے تھے۔ مَیں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی غلام حسین صاحب پر اپنی نظر شفقت فرماویں گے مگر آپ نے میرے اس خیال کے برخلاف کیا اور آپ نے میرے ہی ہاتھ پر دست شفقت رکھا باقی ساتھیوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور آپؑ نے ہماری بیعت لی۔ عین اس وقت جبکہ آپ نے اپنا دست مبارک میرے ہاتھ سے مس کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کے ہاتھوں سے کوئی چیز بجلی کی طرح میرے تمام جسم میں سرایت کر گئی ہے۔ اس وقت آپ کا جلال اس قدر تھا کہ مَیں سمجھتا تھا کہ اس دنیا میں اس وقت آپ کی شان کا کوئی انسان نہیں ہے۔ اس وقت ہم نے آپ کو نبی سمجھ کر بیعت کی تھی۔ اس بات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ آپ کی نظر میں بڑوں کا ہی لحاظ نہ تھا بلکہ چھوٹوں پر بھی دست شفقت تھا۔ آپ کی وفات پر ہمارے چک میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی اور احمدیت سے منحرف ہونے لگے، مگر باوجود اَن پڑھ ہونے کے مجھ پر اللہ تعالیٰ کے فضل نے اور احمدیت کے جلال نے وہ اثر ڈالا ہوا تھا کہ مَیں نے کہا کہ اگر ساری دنیا بھی احمدیت چھوڑ جائے مگر مَیں احمدیت کو نہ چھوڑوں گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ (غیر مطبوعہ) جلد نمبر 1 صفحہ 69-70 روایت چوہدری علی محمد صاحبؓ گوندل) حضرت نظام الدین صاحب پوسٹ ماسٹر نبی پور روایت کرتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ سخت بیمار تھا، قریب المرگ ہو گیا۔ مَیں بیہوشی کی حالت میں تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو کمرہ فوراً نورٌ علیٰ نور ہو گیا۔ ایک الماری جو بوتلوں سے دوائیوں سے قدرتاً بھری ہوئی تھی۔ اپنے دست مبارک سے کھول کر ایک بوتل کے لیبل پر انگشت مبارک رکھ کر حضور نے ارشاد فرمایا: منشی جی اس سے 20 بوندیں پیو۔ اسی وقت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت بخش دی۔

(رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ (غیر مطبوعہ) جلد 1 صفحہ 75 روایت نظام الدین صاحب)

پھر حضرت سید میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانہ ایک روایت کرتے ہیں کہ ہماری برادری میں ہی خان بہادر ڈپٹی امیر علی شاہ صاحب مرحوم کا مکان تجویز کیا گیا۔ (اس وقت ٹھہرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہاں تشریف لے جانی تھی۔ تو ڈپٹی امیر علی شاہ صاحب کا مکان تجویز ہوا کہ وہاں رہائش فرمائیں گے)۔ تو کہتے ہیں چنانچہ ڈپٹی صاحب مرحوم کو کہا گیا کہ اپنے تکلفات کا سامان اٹھا لیجئے۔ قالین، صوفے وغیرہ جو پڑے ہیں وہاں سے اٹھا لیں۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی آمد پر غرباء نے بھی آنا ہے اور یہ ایک للّٰہی محفل ہو گی آپ کو بعد میں کوئی شکایت نہ ہو۔ لیکن ڈپٹی صاحب مذکور کے مختار نے بتلایا کہ ہمارے قالین، گاؤ تکیے ایک بزرگ انسان کے قدموں سے برکت حاصل کریں گے۔ اس میں ہی ہماری خوشی ہے۔ چنانچہ حسب تحریر جب حضور لدھیانہ کے لئے روانہ ہوئے۔ شہر میں ایک شور پڑ گیا اور پبلک سٹیشن پر پہنچی۔ (بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے سٹیشن پر)۔ بعض پلیٹ فارموں سے اندر اور بعض باہر کھڑے رہے۔ سوائے میر عباس علی شاہ کے کوئی حضور پُر نور کے چہرے سے واقف نہ تھا۔ مَیں بھی مین گیٹ یعنی صدر دروازے پر کھڑا تھا۔ میر صاحب اندر گئے، مَیں ٹکٹ کلکٹر کے پاس اکیلا ہی کھڑا تھا۔ گاڑی کی آمد پر میر صاحب مذکور اندر گاڑیوں میں تلاش کرنے لگے۔ حضرت صاحب اگلی گاڑی سے یکا یک اتر کر بنفس نفیس صدر دروازے پر تشریف لے آئے۔ اس وقت حضرت صاحب کے ہمراہ تین آدمی تھے۔ مَیں گو پہچانتا نہ تھا۔ مَیں نے مسافروں کے چہرے پر نظر دوڑائی۔ حضرت اقدس کی سادگی اور نورانی چہرے سے مَیں نے معاً دل میں خیال کیا کہ یہی حضور والا صفات ہوں گے اور مَیں نے مصافحہ کر لیا اور ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ تین آدمی جو ہمراہ تھے وہ یہ تھے مولوی جان محمد صاحب والد میاں بگا صاحب مرحوم، حافظ حامد علی صاحب مرحوم اور لالہ ملاوامل صاحب۔ (رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر 1 صفحہ 108-109 روایات سید میر عنایت علی شاہ صاحب لدھیانوی)

پھر ایک روایت میاں فیروز الدین صاحب ولد میاں گلاب دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن سیالکوٹ کی ہے۔ کہتے ہیں جب حضور علیہ السلام نے مسیحیت کا دعویٰ کیا تو میرے دادا صاحب نے کچھ عرصہ کے بعد حضور علیہ السلام کی بیعت کر لی اور سارے خاندان کو کہا کہ مَیں ان کا اس زمانے سے واقف ہوں جبکہ حضور یہاں ملازم تھے اس لئے آپ لوگ میرے سامنے بیعت کریں۔ یہ مونہہ جھوٹوں کا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ 1892ء میں ہمارے سارے خاندان نے بیعت کر لی۔ (رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ۔ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 10 صفحہ 127-128۔ روایات میاں فیروز الدین صاحب ولد میاں گلاب دین صاحبؓ)

پھر ایک روایت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب ابن مکرم قدرت اللہ خان صاحب مہاجر شاہجہانپوری کی ہے۔ کہتے ہیں کہ گرمی کا موسم تھا۔ قریب ایک بجے دن آپ جلدی جلدی چھت پر سے اتر کر باہر تشریف لے گئے۔ مَیں آہستہ آہستہ دبے پاؤں حضور کے پیچھے چلا کہ دیکھوں حضور اس وقت دوپہر میں کہاں تشریف لے جاتے ہیں۔ جبکہ ایک بوڑھ کے درخت کے پاس جو زنانہ جلسہ گاہ ہے تشریف لے گئے۔ تو اچانک پھر کر دیکھا تو مجھ کو کہا کہ تم میرے پیچھے مت آؤ۔ چنانچہ مَیں اس درخت کے پیچھے ٹھہر گیا۔ آپ اس درخت کے قریب دو فرلانگ جا کر ایک چھوٹے سے درخت کے سائے میں بیٹھ گئے۔ اور میرا خیال ہے کہ قریب 10 منٹ وہاں بیٹھے رہے (یا کچھ عرصہ) چونکہ فاصلہ زیادہ تھا۔ مَیں نہ معلوم کر سکا کہ آپ دعا کر رہے ہیں یا کیا۔ اس وقت مجھ کو خیال آیا کہ کیونکہ حضور نے مجھے اپنے ساتھ آنے سے منع کیا تھا۔ مَیں واپس آ گیا اور اپنی والدہ مرحومہ کو اس واقعہ کا ذکر کیا۔ اس وقت ظہر کی اذان ہوئی تو حضور بھی تشریف لے آئے۔ وہاں مَیں نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ چمک رہا تھا۔ (یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ خوشخبری ملی ہو گی)۔

(رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ 88-89)

پھر ایک روایت مولوی فضل الٰہی صاحب قادیان کی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا واقعہ مجھے یاد آ گیا کہ بعد نماز مغرب حضور شہ نشین پر مشرق کی طرف رخ فرمائے تشریف فرما تھے اور چاند کی تاریخ پندرہ یا سولہ الباً تھی۔ اندھیرے میں جب مشرق سے چاند طلوع ہوا تو یہ عاجز مغرب کی طرف (حضور کے چہرہ مبارک کی طرف) منہ کر کے بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے نظر آیا کہ حضور کے چہرہ مبارک سے شعاعیں نکلتی ہیں اور چاند کی شعاعوں سے ٹکراتی نظر آتی ہیں۔ (رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 12 صفحہ 326 روایات مولوی فضل الٰہی صاحبؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”1904ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسہ میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر احمدی دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس تقریر میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دوران تقریر میں مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک اور دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا۔ دیکھو وہ کیا چیز ہے۔ انہوں نے دیکھا تو فوراً کہا کہ یہ تو نور کا ستون ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اس نظارہ کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر لی“۔

(تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 121 مطبوعہ ربوہ)

حضرت میاں غلام محمد صاحب ارائیں پھیرو چچی ضلع گورداسپور روایت کرتے ہیں کہ...... مَیں نے 1907ء میں بیعت کی اور متواتر ہم اسی طرح جمعہ پڑھنے جاتے رہے۔ بعد میں حضور لاہور گئے اور ہمیں معلوم ہوا کہ حضور اسہال کی بیماری کی وجہ سے وفات پا گئے اور مخالفین نے مشہور کیا کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو گیا اور وفات کے بعد حضور کا چہرہ سیاہ ہو گیا (نعوذ باللہ)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اپنے لڑکوں ابراہیم و جان محمد کو ساتھ لے جایا کرتا تھا اور ان کو کہتا تھا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ تو یہ دونوں لڑکے حضور کے پاؤں کو چمٹ جاتے تھے اور حضور بڑے خوش ہوتے تھے اور جب حضور وفات پا گئے مَیں مع جماعت اور مع اپنے ان بچوں کے قادیان پہنچا اور لڑکوں کو بھی حضور کا چہرہ دکھایا اور آپ بھی دیکھا اور لڑکے بار بار مجھے کہتے۔ اے لالہ! ہمیں میاں کا چہرہ دکھا اور سخت روتے کہ جب ہم آتے تو حضور کو لپٹ جاتے۔ اب ہم کس کے ساتھ لپٹیں گے۔ اس طرح کوئی چار دفعہ حضور کا چہرہ ان کو دکھایا۔ (کہتے ہیں کہ) جس طرح ہم سنا کرتے تھے کہ آنحضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک ہے ویسا ہی ان کا نورانی چہرہ ہے۔ اس سے پہلے نہ کوئی ایسا ہوا اور نہ آئندہ۔ گویا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اصل تھے یہ ان کے عکس ہیں۔ (یعنی وہ جو نعوذ باللہ دشمنوں نے مشہور کیا ہوا تھا کہ چہرہ سیاہ ہو گیا اور یہ ہو گیا۔ ہم تو سنا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کہ آپ کا چہرہ مبارک نورانی تھا تو یہاں بھی ہمیں نور نظر آیا کیونکہ وہ ظل تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے)۔ اور پھر حضرت مولوی نور الدین صاحب کی بیعت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں سے دفنایا۔ اس کے بعد ہم گھر واپس آ گئے اور پھر کہتے ہیں ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات بیان کر کے تبلیغ کرنی شروع کی۔ (رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ۔ جلد اوّل۔ صفحہ 82 تا 86 روایات حضرت میاں غلام محمد صاحب ارائیںؓ)

مَیں نے یہ رجسٹر روایات صحابہ میں سے کچھ واقعات لئے تھے۔ ویسے تو بے شمار واقعات ہیں۔ کبھی موقع ہوا تو انشاء اللہ آئندہ بھی بیان ہوتے رہیں گے۔ اب مَیں بعض ایسی روایات بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے روحانی معیاروں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے حصہ پانے کی وجہ سے اعلیٰ مقام کی نشاندہی کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے انتخاب خلافت کے وقت بعض دنیا داروں پر ابتلا آیا اور جماعت سے علیحدہ بھی ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اکثریت کو محفوظ رکھا اور بعض کی فوری راہنمائی بھی فرمائی۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک دن مَیں مسجد احمدیہ پشاور میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس مکرمی میاں شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھ پر اچانک

کشفی حالت طاری ہوگئی۔مَیں نے دیکھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ....تشریف لائے ہیں۔آپ کا دل مجھے سامنے نظر آ رہا ہے۔جس میں کئی روشن سورج چمک رہے ہیں۔جن کی چمک اور روشنی بڑے زور کے ساتھ ہمارے اوپر پڑ رہی ہے۔آپ کے دل کے سامنے میرا دل ہے جس میں بلب کی روشنی کے برابر روشنی نظر آتی ہے۔ (حیات قدسی صفحہ 295 مطبوعہ ربوہ)

جو بزرگ تھے نیک فطرت تھے،سعید فطرت تھے باوجود اس کے کہ وہ بیعت میں فوراً شامل ہوگئے تھے پھر بھی اللہ تعالیٰ مزید مضبوطی پیدا کرنے کے لئے بعض کشوف اور رؤیا دکھاتا ہے۔

ایک روایت مکرم سوہنے خان صاحب آف سٹھیانہ ہوشیار پور کی ہے۔کہتے ہیں اب مَیں صداقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بیان کرتا ہوں کہ جو میرے پر ظاہر ہوئی۔جس وقت احرار کا زور تھا اور مستریان نے حضورؓ پر تہمت لگائی تھی۔(یہ ایک اور واقعہ ہوا جب احرار نے شور مچایا اور اندرونی فتنہ بھی اٹھا اور بیرونی فتنہ بھی اٹھا تو اس وقت کہتے ہیں کہ)مَیں نے دعا کرنی شروع کردی کہ اے اللہ! میرے پیر کی عزت رکھ۔وہ تو میرے مسیح کا بیٹا ہے۔ بہت دعا کی اور بہت درود شریف اور الحمد شریف پڑھا اور دعا کرتا رہا(تو کہتے ہیں)خواب عالم شہود میں ایک شخص میرے پاس آیا۔اس نے بیان کیا(کہ)مشرق کی طرف بڑہ گاؤں میں مولوی آئے ہوئے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کو ہم نے جڑ سے اکھیڑ دینا ہے اور بندہ اور برکت علی احمدی اور فتح علی احمدی کو ساتھ لے کر خواب ہی میں ان کی طرف روانہ ہوئے۔(یعنی وہ ان کو لے کے تین آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوئے۔کہتے ہیں کہ) ہم موضع پنڈوری قد میں پہنچے اس وقت نماز عصر کا(وقت) ہوگیا اور مَیں(نے)امام بن کر ہر دو احمدی کو نماز پڑھانی شروع کردی۔اتنے میں خرد خان اور غلام غوث احمدی پھگلانہ بھی آ گئے۔مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا آسمان پر دو چاند ہیں ایک چاند بہت روشن ہے دوسرا چاند مربع شکل اس کے ساتھ لگا ہوا ہے وہ بے نور ہے۔روشنی نہیں ہے۔میرے دیکھتے دیکھتے اس میں روشنی ہونے لگ گئی۔غرضیکہ وہ چاند دوسرے چاند کے برابر روشن ہوگیا۔مَیں نے دعا کی۔یہ دونوں ایک قسم کے روشن ہو گئے ہیں۔اس وقت مجھے ندا ہوئی(آواز آئی) کہ پہلا چاند مرزا صاحب یعنی مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور یہ دوسرا چاند جواب روشن ہوا ہے یہ میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ ہیں۔ (رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ رجسٹر 12 صفحہ 199-200 روایات میاں سوہنے خان صاحبؓ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعودؑ کے وہ موعود بیٹے تھے جن کے بارہ میں بے شمار پیشگوئیاں پیدائش سے پہلے تھیں۔مصلح موعود کی پیشگوئی سب سے مشہور ہے اور ہر احمدی جانتا ہے۔آپ کے دور خلافت میں باوجود انتہائی نامساعد حالات کے تبلیغ اسلام اور انوار محمدی پھیلانے کا بہت وسیع کام ہوا ہے۔اس وقت بھی فتنے اٹھتے تھے اور اب بھی وقتاً فوقتاً بعض فتنے اٹھ جاتے ہیں اور عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے نام پر اٹھتے ہیں۔جماعت میں کوئی بے چارہ مجذوب جس کا دماغ ہل جائے تو اور اس کو کچھ سوجھے نہ سوجھے وہ کم از کم مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ضرور کرتا ہے۔لیکن اصل خطرناک بات یہ ہے کہ وہ بے چارے اس وقت تو مجبور ہیں،دماغی حالت ایسی ہوتی ہے لیکن اس کو بھڑکانے والے،اس فتنے میں شامل ہونے والے بعض ایسے لوگ جو جماعت میں رہ کر اس فتنے کی پشت پناہی کررہے ہوتے ہیں وہ یقیناً منافق ہوتے ہیں۔یا ایسے لوگ ہیں جو پھر جماعت کو بھی چھوڑتے ہیں اور اس کی پشت پناہی صرف اس لئے کرتے ہیں کہ فساد پیدا کیا جائے اور جماعت میں رخنہ ڈالا جائے۔باقی جہاں تک مصلح موعود ہونے کا سوال ہے تو اس کی ایسی واضح دلیلیں ہیں کہ کوئی بے وقوف ہی ہو جو اس پر یقین نہ کرے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت ہے۔کہتے ہیں کہ خاکسار نے ایک دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ......کی خدمت میں تحریر کیا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کے بعد حضور کے فیضان سے مجھے غسل دماغ نصیب ہوا ہے۔.......... اب اگر قلبی غسل اور اِنارت کا افاضہ حضور کے طفیل ہو جائے تو دماغ کے ساتھ قلب بھی منور ہو جائے گا۔(یعنی جو باطنی نور ہے وہ بھی مجھ میں پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے عطا فرمادے۔تو کہتے ہیں)اس کے کچھ عرصہ بعد حضور...... نے قادیان کی مسجد مبارک میں مجلس علم وعرفان میں تقریر کرتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ ہر نماز کے فرضوں کے بعد بارہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم اور بارہ دفعہ درود شریف پڑھا کریں۔ یہ ہدایت زیادہ تر ممبران خدام الاحمدیہ کو تھی لیکن خاکسار نے اسی دن سے اس پر باقاعدہ عمل شروع کردیا اور آج تک بالالتزام اس ہدایت پر عمل پیرا ہے۔(کہتے ہیں کہ) اس عمل سے بفضلہٖ تعالیٰ مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے جن میں سے ایک بڑا فائدہ ہوا کہ مجھے تزکیۂ قلب(یعنی دل کی پاکیزگی)اور تجلیۂ رُوح(یعنی روح کی روشنی) کے ذریعہ ایک عجیب قسم کی اِنارت(محسوس ہوئی۔ایک عجیب قسم کی روشنی) محسوس ہونے لگی اور جس طرح آفتاب ومہتاب کی روشنی کو آنکھ محسوس کرتی ہے اسی طرح میرا قلب دعا کے وقت اکثر کبھی بجلی کے قمقمے کی طرح اور کبھی گیس لیمپ کی طرح منور ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا وجود سر سے پاؤں تک باطنی طور پر نورانی ہوگیا ہے اور جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی......کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی توفیق ملے یا صحابہؓ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام میں سے کسی مقدس وجود کی اقتداء کا موقع نصیب ہو اور نماز بہ قراءت جہر ہو رہی ہو تو بعض دفعہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے ہر ہر لفظ سے نور کی شعاعیں نکل نکل کر میرے قلب پر مستولی رہی ہیں اور اس وقت ایک عجیب نورانی اور سرور بخش منظر محسوس ہوتا ہے۔

(حیات قدسی صفحہ 592-593 مطبوعہ ربوہ)

اور یہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم ایک ایسی دعا ہے جس کے بارہ میں حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيْلَتَانِ فِی الْمِيْزَانِ، حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب فضل التسبیح حدیث نمبر 6406)

کہ ایسے کلمات جو زبان سے کہنے پہ بہت ہلکے ہیں لیکن ان کا وزن ان کے لحاظ سے بہت بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور یہ وہی ہیں کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو ایک الہامی دعا ہے وہ بھی ہے، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

جس میں درود بھی آ جاتا ہے۔تو بہر حال یہ تو ہم پڑھتے ہیں اور اس کو پڑھتے رہنا چاہئے۔مَیں نے جو بلی کی دعاؤں میں جو شامل کروائی تھیں اس میں ایک دُرود یہ بھی تھا۔اس کو بند نہیں ہونا چاہئے، ہمیشہ جاری رہنا چاہئے کیونکہ درود شریف اور یہ جو دعا ہے، اللہ تعالیٰ کی جو تحمید اور تسبیح ہے یہ دل کی پاکیزگی کے لئے بہت ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔اور اس زمانے میں جو لہو ولعب کا زمانہ ہے ہمیں بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے تاکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو جاری رکھنے والے بن سکیں۔اور وہ اسی وقت ہوگا جب ہمارے دل بھی اس نور سے منور ہوں گے۔اور اسی سے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو ہم جذب کرنے والے ہوں گے۔پس دُرود اور عبادات سے ہمیں اپنی زندگیوں کو سجانا چاہئے۔

پھر آپ علیہ السلام کے ماننے والوں کے نورانی ہونے کے بارہ میں اللہ تعالیٰ غیروں کو کس طرح بتاتا ہے۔لیکن بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ اطلاع دے دے پھر بھی اس سے فیض نہیں پا سکتے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں کہ میری برادری میں سے میرا ایک چچا زاد بھائی میاں غلام احمد تھے ان کی کچھ جائیداد موضوع لنگہ ضلع گجرات میں بھی تھی۔ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک تحریر کے کام کے لئے فرمائش کی جس کی تعمیل کے لئے میں ان کے ہمراہ موضع لنگہ چلا آیا۔گرمیوں کا موسم تھا اس لئے مَیں دوپہر کا وقت اکثر ان کے دالان کے پیچھے ایک کوٹھڑی میں گزارا کرتا تھا۔ایک دن حسب معمول میں دوپہر کو اس کوٹھڑی میں سو رہا تھا میری آنکھ کھلی تو مَیں نے سنا کہ غلام احمد کی خالہ اور والدہ کہہ رہی تھیں کہ اس رسولے(یعنی حضرت مولوی غلام رسول صاحب) کا ہمیں بڑا افسوس ہے کہ گاؤں گاؤں اور گھر گھر میں لوگ اس کی برائی کرتے ہیں۔اس نے تو مرزائی ہو کر ہمارے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے۔اتفاق کی بات ہے کہ اس روز برابر کی کوٹھڑی میں بھائی غلام احمد بھی سویا ہوا تھا۔اس نے بیدار ہوتے ہی ان کی یہ مغلظات سنیں تو کہنے لگا تم کیا بکواس کر رہی ہو۔مَیں نے تو ابھی ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ غلام رسول پر آسمان سے اتنا نور برس رہا ہے کہ اس نے چاروں طرف سے اس کو گھیر لیا ہے۔تمہیں کیا معلوم ہے کہ تم جسے برا سمجھتی ہو وہ خدا کے نزدیک برا نہ ہو۔اتنے میں مَیں بھی کوٹھڑی سے باہر نکل آیا اور ان کو احمدیت کے متعلق سمجھاتا رہا مگر ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔بلکہ یہی میاں غلام احمد جس پر اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعہ سے اتمام حجت کردی تھی، میرا اتنا مخالف اور دشمن ہو گیا کہ علماء کو بلا کر بھی احمدیت پر حملے کراتا اور مجھے ذلیل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔آخر میرے مولا کریم نے میری نصرت کے لئے موضع راجیکی میں طاعون کا عذاب مسلط کیا اور غلام احمد اور اس کے ہمنواؤں کا صفایا کردیا۔

(ماخوذ از حیات قدسی جلد اول صفحہ 39 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:" آپ یاد رکھیں اور ہمارا مذہب یہی ہے کہ کسی شخص پر خدا کا نور نہیں چمک سکتا، جب تک آسمان سے وہ نور نازل نہ ہو۔یہ سچی بات ہے کہ فضل آسمان سے آتا ہے۔ جب تک خدا خود اپنی روشنی اپنے طلبگار پر ظاہر نہ کرے اس کی رفتار ایک کیڑے کی مانند ہوتی ہے اور ہونی چاہئے، کیونکہ وہ قسم قسم کی ظلمتوں اور تاریکیوں اور راستہ کی مشکلات میں پھنسا ہوا ہوتا ہے،لیکن جب اس کی روشنی اس پر چمکتی ہے،تو اس کا دل و دماغ روشن ہو جاتا ہے اور وہ نور سے معمور ہو کر برق کی رفتار سے خدا کی طرف چلتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 464 جدید ایڈیشن)

پس اللہ تعالیٰ کا نور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے محبت کرنے سے آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے فضل سے وہ نور عطا فرمائے جو اس کا حقیقی نور ہے۔جو اس کے پیاروں سے محبت کرنے سے ملتا ہے۔جس کو حاصل کرنے کے طریقے اس زمانے کے امام نے نور محمدی سے حصہ پا کر ہمیں سکھائے۔ہم دنیا کی لغویات میں پڑنے کی بجائے اپنے خدا سے اس نور کے ہمیشہ طلبگار رہیں اور ان لوگوں میں شمار ہوں جو ہمیشہ یہ دعا کرتے رہے ہیں کہ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا۔ اِنَّکَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ (التحریم:9) کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے۔یقیناً تو ہر چیز پر جسے تو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس دنیا میں بھی اس دعا کے اثرات دکھائے اور مرنے کے بعد بھی ہمارے لئے یہ نور دائمی بن کر ہمارے ساتھ رہے۔آمین ☆☆☆☆

”راشٹریہ سہارا بنگلور“ کے افتراء وکذبات کی تازہ مثال

جماعت احمدیہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں فنا ہونے والی جماعت ہے

روزنامہ راشٹریہ سہارا بنگلور کے ۱۲ مارچ ۲۰۱۰ء میں مذھبیات کے عنوان کے تحت صفحہ ۷ پر” قادیانی نبیؐ کی ذات اقدس سے بغاوت کا دوسرا نام “کے جلی عنوان کے ساتھ پورے صفحہ پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں سراسر دروغ پر مشتمل جماعت احمدیہ اور بانی جماعت پر الزامات لگائے گئے ہیں اور صحافت کے تقاضوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے نہایت گندی زبان اور دل آزار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ محترم محمد عظمۃ اللہ صاحب قریشی بنگلور نے اس کا جواب ایڈیٹر اخبار مذکور کو بھجوایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دیانت داری سے اسے پڑھنے کی توفیق دے۔ بدر میں بھی یہ مضمون قارئین کے استفادہ کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (ایڈیٹر)

جناب ضیاء قادری صاحب

پرنٹر پبلشر روزنامہ راشٹریہ سہارا

اور

جناب عزیز برنی صاحب

گروپ ایڈیٹر روزنامہ راشٹریہ سہارا بنگلور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے روزنامہ راشٹریہ سہارا ”مکمل سچ“ کے صفحہ مذھبیات بنگلور مجریہ ۱۲ مارچ ۲۰۱۰ء صفحہ ۷ پر یہ سرخی ہے کہ ”قادیانی نبی صلعم کی ذات اقدس سے بغاوت کا دوسرا نام ہے“

اس کے متعلق عرض ہے کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہر یار
پاک و برتر وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اُٹھ جاتے اماں پھر سچے ہوویں شرمسار
اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی
کیاں تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار
ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

جناب! آپ کے مضمون کی سرخی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی یہود صفت علمائے سوء جن کے متعلق ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں زمین و آسمان کے درمیان بسنے والی بدترین مخلوق ہوں گے، کے زیر اثر آگئے ہیں اور جماعت احمدیہ کی مخالفت اور اس کے بانی کو برا بھلا کہنا خدمتِ اسلام سمجھ بیٹھے ہیں۔

صداقت کو بالائے طاق رکھ کر ان یہودی صفت علماء کا اُنگلی ہوئی قے چاٹ کر روزنامہ راشٹریہ سہارا یعنی مکمل سچ کو جھوٹ کے بدبودار گند سے آلودہ کردیا ہے۔ بغیر تحقیق کئے کسی کے حق میں یا خلاف لکھنا ایک جرم ہے۔ جب تک مکمل تحقیق نہ ہو ایسی باتوں کو کسی کی طرف منسوب کردینا صحافت کے ساتھ دیانتداری نہیں بلکہ غداری ہے اور صحافت سے ایسی غداری وہی صحافی کرسکتا ہے جسے تکذیب کی روٹی ملّا کے ساتھ کھانے کا شوق ہو۔

پس کسی کے خلاف لکھنے اور بولنے سے پہلے اُس کی خود کی لکھی کتابوں تحریروں کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے یا اُس سے یا اُس کے ذمہ دار لوگوں سے بات کر لینا تقویٰ کے عین مطابق ہوتا ہے۔ اس کے برعکس کسی جھوٹے کی بات سن کر سچے کی توہین کرنا غضب الٰہی کو بھڑکانے کا موجب ہوتا ہے۔

اے جناب! آپ لوگ صحافی ہیں جو بھی آپ خبر پیش کرتے ہیں پوری دیانتداری کے ساتھ پیش کریں۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ مسیح موعود و مہدی معہود ہونے پر انگلی اٹھانے سے پہلے آپ کے ہم عصر صحافیوں کے تبصروں کو بھی پڑھ لیں جو حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں انہوں نے لکھے ہیں۔

مسلم جماعت احمدیہ عالمگیر کوئی ایرے خیرے نتھو غیرے کی جماعت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق دین اسلام کے ادیان باطلہ پر غلبہ کیلئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو امام مہدی و مسیح موعود کے منصب پر فائز فرما کر آپ کے ذریعہ اس جماعت کی بنیاد رکھی ہے تاکہ دین اسلام کا غلبہ امن و آشتی پیار و محبت، بنی نوع کی ہمدردی و خیر خواہی کے ذریعہ دنیا میں بسنے والے ہر انسان کے مذہب کے طور پر ہو جائے۔ ہر انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آکر خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے گیت گائے۔ ہر آن ہر لمحہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے تحفے بھیجے۔ اس طرح یہ دنیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ایک اخروی جنت کا نظارہ پیش کرنے والی بن جائے۔

اس جماعت کے دشمن کے ہر اعتراض کے قرآن کریم، سنت اور احادیث شریف و عقل سلیم سے کافی جواب ملتے ہیں۔ دشمن اس کی تاب نہیں لاسکتا۔ اس لئے آپ جیسے فرقہ پرست ملاؤں کے خطرناک جھوٹ کو سچ مان کر چھاپ دیتے ہیں کیونکہ آپ ملاؤں سے ڈرتے ہیں اور شہرت بھی آپ کے اخبار کی خطرے میں پڑ جائے گی۔ پھر دین سے آپ جیسے صحافیوں کو کیا لینا دینا......؟ دین کا ٹھیکیدار تو ملّاں ہے جو ملّاں تجویز کرے وہی آپ کا دین ہے۔ کیونکہ اُسی نے آپ کے دین کی تصدیق یعنی مسلمانی کی تصدیق کرتے ہوئے ہم جیسے کلمہ گو مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اگر آپ جیسے صحافی دیانتدار ہوتے، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے تو پڑوسی اسلامی مملکت کا وہ حال نہ ہوتا جو آج ہے۔ پس اسلام کے جسم کے ٹکڑے کرنے میں آپ جیسے بے دین و بے ضمیر صحافیوں کا بھی ہاتھ ہے۔ صرف ملاں ہی اسلام کا دشمن نہیں۔ آپ جیسے صحافی بھی ہیں۔

اب ہم اصل مضمون کی طرف آتے ہیں۔

روزنامہ سہارا میں لکھا ہے کہ:۔

”باعث تخلیق کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتخصیص زمان و مکان قیامت تک آنے والی انسانیت کے آخری نبی ہیں“

جماعت احمدیہ بھی یہ یہی کہتی ہے بلکہ ایمان رکھتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری شارع نبی ہیں۔ آپ افضل الانبیاء سردار الانبیاء اشرف الانبیاء اور خاتم الانبیاء ہیں۔ آپؐ کے ہم مرتبہ یا آپؐ کے برابر ازل سے ابد تک کوئی نہیں ہے۔ یہ ہمارا جواب ہے۔

اخبار میں لکھا ہے: ”آپؐ کے بعد کوئی نیا نبی قیامت تک نہیں آئے گا“۔

جواب: جب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آسکتا تو پرانا بھی نہیں آسکتا۔ کیونکہ نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اگر پرانا نبی آسکتا ہے تو نیا کیوں نہیں آسکتا۔

جناب ضیاء قادری صاحب اور عزیز الیاس برنی صاحب ہمارے مخالفین کے عقیدہ کے مطابق نیا نبی قیامت تک نہیں آئے گا البتہ آپ کے عقیدہ میں یہ گنجائش باقی رکھی گئی ہے کہ خاتم النبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اُمت مسلمہ میں بگاڑ کے وقت یعنی اس زمانہ میں بحیثیت نبی ضرور آئیں گے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی؟ جب آپ کے کہنے کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت بند ہوگئی ہے تو اس میں نئے کی ہی کیا بات پرانی نبوت بھی بند ہوگئی ہے۔ پہلے عقیدہ درست کرلیں پھر بات کریں۔ یہ ختم نبوت کا عقیدہ آپ کیلئے اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو آپ کے عقیدہ کے مطابق چوتھے آسمان پر زندہ ہیں اُتار کر اُن کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے زمین میں دفن نہ کردیں۔

پھر آگے اخبار میں لکھا ہے۔ رسالتیں آپؐ پر ختم ہوگئیں۔ سلسلہ وحی آپؐ پر مکمل ہوگیا ہے۔

جناب ضیاء قادری صاحب! بتائیں کہ کیا ہم آپ کی بات مانیں یا قرآن کی بات مانیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا تعجب کی بات ہے لوگوں کے واسطے کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کی طرف وحی کی کہ تو لوگوں کو متنبہ کر اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کیلئے اعلیٰ درجہ ہے ان کے رب کے پاس (سورۃ یونس آیت ۳)

”اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اُونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا“ (سورۃ النحل آیت ۶۹)

”اور ہم نے مادرِ موسیٰؑ کی طرف وحی کی کہ اُسے دودھ پلا پس جب تو اس پر ڈرے پس ڈالدے اُسے دریا میں اور نہ غم کھائیو یقیناً ہم اُسے تیری طرف لوٹانے والے ہیں ...... پیغمبروں میں سے بنانے والے ہیں“ (سورۃ القصص آیت ۸)

”یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ٹھیک قائم ہوئے۔ ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ مت ڈرو اور نہ غمگین ہو۔ اور خوش ہو اس جنت کے ساتھ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ہم دوست ہیں تمہارے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس میں وہ ہے جو تمہارے نفس چاہیں گے اور تمہارے لئے اس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے“ (سورۃ حمٰ السجدہ آیت ۳۱ تا ۳۲)

اگر یہ وحی نہیں تو وحی کسے کہتے ہیں بنی اسرائیل میں عورتوں پر وحی نازل ہوتی ہے، امت محمدیہؐ جو خیر اُمت ہے اس کے مرد وحی سے محروم ہیں۔ یہاں مجھے غالب کا شعر یاد آگیا وہ کہتا ہے

”حیران ہوں دل کو روؤں کہ پیٹوں جگر کو میں
مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کو میں“

بات یہی پر ختم نہیں ہوگئی۔ آگے چلئے! اللہ تعالیٰ ایک ادنی کیڑے ایک معمولی شہد کی مکھی سے بھی بات کرتا ہے یعنی وحی کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ پاکیزہ پھولوں کا رس چوستی ہے اور شہد بناتی ہے اور پھر لوگوں کیلئے اُس کی بنائی ہوئی شہد سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔ اس کے برعکس ایک مکھی وہ بھی ہے جس پر وحی نازل نہیں ہوتی وہ گوہ پر منہ مارتی ہے اور لوگوں میں بیماریاں پھیلاتی ہے اور خود بھی بدبخت بنی ہوئی ہے دونوں میں فرق کچھ بھی نہیں۔ صرف وحی الٰہی نے فرق ڈالا ہوا ہے۔ جنس کے لحاظ سے تو دونوں مکھیاں ہی ہیں۔

اسلام کی ہر اچھی چیز کو اس زمانے کے بدبخت مولویوں نے برا قرار دیا ہوا ہے جس کے نتیجہ میں خود بھی بدبخت بن رہے ہیں اور معصوم مسلمانوں کو بھی آگ میں جھونکے ہوئے ہیں۔ دراصل اسلام دشمن راہیں اختیار کررہے ہیں آگے اس اخبار میں انہوں نے سورۂ احزاب کی آیت خاتم النبیین کو پیش کر کے لکھا ہے۔ ”محمدؐ تمہارے میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبیؐ ہیں“۔

جواب: ہمارے مخالف اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی خوبی کو یا فضیلت کو دوسروں

پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں......؟ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں سے ہیں یا دشمنوں میں۔ مذکورہ بالا ترجمہ سے ظاہر ہے کہ حضور صلعم کی گویا کوئی اولاد ہی نہیں لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔ کوئی اولاد۔ پھر آخری ہونے میں کیا فضیلت۔

سوچنا چاہئے کہ ایک شخص جس کے متعلق لوگ یہ کہتے تھے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (متبنّیٰ) ہے اس اظہار کے بعد کہ وہ متبنّٰی نہیں، اس امر کا کیا تعلق تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ذکر کیا جاتا اور پھر اس بات کا کیا تعلق تھا کہ آپؐ کی ختم نبوت کا ذکر کیا جاتا۔ کیا اگر زید رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو طلاق نہ دے دیتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے شادی نہ کرتے تو ختم نبوت کا مسئلہ مخفی رہ جاتا۔ کیا اتنے اہم اور عظیم الشان مسائل یونہی ضمناً بیان ہوا کرتے ہیں؟ اس کے علاوہ کسی مرد کے باپ ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ نبوت کا کوئی تعلق نہیں۔ پس ہمیں قرآن کریم پر غور کرنا چاہئے کہ کیا کسی اور جگہ کوئی ایسی بات بیان ہوئی ہے جس سے اگر بالغ مردوں کے باپ ثابت نہ ہوں تو لفظ مشتبہ ہوجاتا ہے کیونکہ لٰکن کا لفظ عربی زبان میں اور اس کے ہم معنی لفظ دنیا کی ہر زبان میں کسی شبہ کے دُور کرنے کیلئے آتے ہیں۔ اس اُلجھن کو دور کرنے کیلئے ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میں صاف لکھا ہوا نظر آتا ہے کہ سورہ الکوثر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’ہم نے تجھ کو کوثر عطا فرمایا ہے۔ پس تو اللہ تعالیٰ کی عبارتیں اور قربانیاں کر۔ یقیناً تیرا دشمن ہی نرینہ اولاد سے محروم ہے تو نہیں۔‘‘

یہ آیت مکی زندگی میں نازل ہوئی تھی۔ اس میں ان مشرکین مکہ کا رد کیا گیا تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند کی وفات ہوجانے پر طعنہ دیا کرتے تھے کہ اس کی تو نرینہ اولاد نہیں۔ آج نہیں تو کل اس کا سلسلہ ختم ہوجائے گا۔ (البحر المحیط)

سورۃ کوثر کے ذریعہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تو اولادِ نرینہ سے محروم رہیں گے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محروم نہیں رہیں گے۔ لیکن اب سالہا سال کے بعد مدینہ میں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اب کسی بالغ مرد کے باپ ہیں نہ آئندہ ہوں گے تو اس لئے یہ معنے ہوئے کہ سورۃ کوثر والی پیشگوئی (نعوذ باللہ) جھوٹی نکلی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مشکوک ہے۔

اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبین۔ یعنی ہمارے اس اعلان سے لوگوں کے دلوں میں یہ شبہ پیدا ہوا ہے کہ یہ اعلان تو (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹا ہونے پر دلالت کرتا ہے لیکن اس اعلان سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے۔ باوجود اس کے محمد رسول اللہ (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں بلکہ خاتم النبین ہیں۔ یعنی نبیوں کی مہر ہیں پچھلے نبیوں کے لئے بطور زینت کے ہیں اور آئندہ کوئی شخص نبوت کے مقام پر فائز نہیں ہوسکتا جب تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی مہر اس پر نہ لگی ہو۔ ایسا شخص آپؐ کا روحانی بیٹا ہوگا اور ایک طرف سے ایسے روحانی بیٹوں کے محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں پیدا ہونے سے اور دوسری طرف اکابر مکہ کی اولاد کے مسلمان ہوجانے سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ سورہ کوثر میں جو کچھ بتایا گیا تھا وہ ٹھیک ہے۔ ابوجہل، عاص اور ولید کی اولاد ختم کی جائے گی اور وہ اولاد اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ سے منسوب کردے گی اور آپؐ کی روحانی اولاد ہمیشہ جاری رہے گی اور قیامت تک ان میں ایسے مقام پر لوگ فائز ہوتے رہیں گے جس مقام پر کوئی عورت کبھی فائز نہیں ہوسکتی یعنی نبوت کا مقام جو صرف مردوں کیلئے مخصوص ہے۔

پس سورۃ کوثر کو سورہ احزاب کے سامنے رکھ کر ان معنوں کے سوا اور کوئی معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ اگر خاتم النبین کے یہ معنے کئے جائیں محمد رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی بالغ مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور آئندہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو یہ بات بالکل بے معنی ہوجاتی ہے اور سیاق وسباق سے اس کا کوئی تعلق نہیں رہتا اور کفار کا وہ اعتراض جس کا سورہ کوثر میں ذکر کیا گیا ہے۔ صحیح ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے کچھ افراد کو رسول بنانے کے لئے چن لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً دعاؤں کو سنتا اور حالات کو دیکھتا ہے۔

(الحج رکوع ۱۰)

اس آیت سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطبین کا ذکر ہے۔ آپ سے پہلے کے لوگوں کا ذکر نہیں ہے اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول چنتا ہے اور چنتا رہے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یعنی آپ کے (آئندہ) زمانہ نبوت میں اور انسان بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے رسول کا نام پانے والے کھڑے ہوں گے۔

سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں دعا سکھلائی ہے۔ ’’یا اللہ تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرے انعام ہوئے ہیں‘‘۔ یہ دعا پانچ وقت فرضاً اور اس کے علاوہ کئی اور وقت نفلاً مسلمان پڑھتے ہیں۔ اب سوال ہے کہ منعم علیہ گروہ کا رستہ کیا ہے؟ قرآن شریف نے خود اس کی تشریح فرمائی ہے فرمایا ولھدینھم صراطا مستقیما۔ (النساء رکوع ۹) اگر مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں پر عمل کریں اور بشاشت کے ساتھ ان کی فرمانبرداری کریں تو ہم ان کو صراط مستقیم کی ہدایت دیں گے پھر اس صراط مستقیم کی طرف ہدایت دینے کا طریقہ یوں بیان کیا ہے:۔ فرماتا ہے۔

’’اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے۔ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم تو وہ ان لوگوں کے گروہ میں شامل کئے جائیں گے جن پر خدا تعالیٰ نے انعام کیا ہے یعنی نبیوں کے گروہ میں اور صدیقوں کے گروہ میں شہیدوں کے گروہ میں اور صالحین کے گروہ میں اور یہ لوگ سب سے بہتر ساتھی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فضل ہے اور اللہ تعالیٰ تمام امور کو بہتر سے بہتر جانتا ہے۔

اس آیت میں صاف بتایا گیا ہے کہ منعم علیہ گروہ کا رستہ وہ ہے جس پر چل کر انسان نبیوں میں اور صدیقوں میں اور شہیدوں میں اور صلحاء میں شامل ہوتا ہے۔

تفسیر بحر محیط میں امام راغبؒ نے اس قول کی مزید تشریح ان الفاظ میں کی ہے

یعنی امام راغبؒ کے نزدیک اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین میں شامل کئے جائیں گے یعنی اس اُمت کا نبی نبی کے ساتھ صدیق صدیق کے ساتھ شہید شہید کے ساتھ اور صالح صالح کے ساتھ۔

(تفسیر بحر محیط جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ مصر)

اسی طرح مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

’’اے بنی آدم اگر تمہارے پاس میرے رسول آئیں جو میری آیتیں تم کو پڑھ کر سنائیں تو جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ان کی باتوں پر کان دھریں گے اور اصلاح کے طریق کو اختیار کریں گے ان کو آئندہ کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور نہ ہی گزشتہ غلطیوں پر انہیں کسی قسم کا غم ہوگا۔ (الاعراف رکوع ۴)

اس آیت میں صاف بتایا گیا ہے کہ اُمت محمدیہؐ میں رسول آتے رہیں گے اسی طرح قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا الرسل اُقّتت۔ (المرسلت رکوع ۱) اور جب رسول ایک وقت مقررہ پر لائے جائیں گے۔

یعنی آخری زمانہ میں اللہ تعالیٰ تمام رسولوں کو بروزی رنگ میں دوبارہ ظاہر کرے گا۔ شیعہ لوگ اسی سے استدلال کرتے ہیں کہ امام مہدی کے زمانہ میں تمام رسول لائے جائیں گے اور وہ ان کی اتباع کریں گے۔

چنانچہ تفسیر قمّی میں لکھا ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم سے لیکر آخر تک جتنے نبی بھیجے ہیں وہ ضرور دنیا میں واپس آئیں گے۔ اور امیر المومنین مہدی کی مدد کریں گے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعوں کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سارے رسول آئیں گے اور پھر بھی آپ کی ختم نبوت نہیں ٹوٹے گی۔

بہرحال قرآن کریم کی آیتوں میں سے چند آیات بطور نمونہ درج کردی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کفش برداری میں اور حضورؐ کے دین کی اشاعت کیلئے اُمتِ محمدیہ میں اُمتی نبی آسکتے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ نبی ہونے قرآن کے زندہ کتاب ہونے، اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر ابدی اور فیصلہ کن دلیل ہیں۔ اللھم صلّ علی محمد وعلی اٰل محمد وبارک وسلم اِنَّک حمید مجید۔

(سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

مولانا وحید الدین خان صدر اسلامی مرکز الرسالہ لکھتے ہیں:۔

’’موجودہ زمانہ کے مسلمان نہایت جوش وخروش کے ساتھ تحفظ ختم نبوت کی تحریک چلاتے ہیں مگر اس قسم کی تحریکیں مضحکہ خیز حد تک بے معنی ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری تو خود اللہ نے لے رکھی ہے پھر مسلمان اس میں کیا رول ادا کرسکتے ہیں؟ اس قسم کی تحریک چلانا اتنا ہی بے معنی ہے جتنا کہ شمس وقمر کے تحفظ کی تحریک چلانا‘‘۔ (۱۳ر مارچ ۲۰۰۳)

’’روزنامہ اخبار مشرق کلکتہ‘ ۱۷ فروری ۱۹۹۵ء کی ایک خبر کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:۔

’’علماء کی کفر ساز فیکٹریوں سے آج اگر کوئی طالب حق دنیا میں نکل کھڑا ہوا اور اُسے کسی ایسے اسلامی فرقے کی تلاش ہو جو علماء اسلام کے فتویٰ ہائے کفر کی زد میں نہ آیا ہو تو شاید ایسا ایک بھی مسلمان فرقہ خوش نصیب نظر نہ آئے گا اور اس فتویٰ میں ایک عجیب نزاکت یہ ہے کہ دیوبندیوں، اہلحدیثوں، جماعت اسلامی، ندوۃ العلماء کو کافر نہ سمجھنے والا بھی کافر اور پھر ان کے ہاں افطار بھی نہ کریں جبکہ ارجن سنگھ کے گھر میں افطار پارٹی میں یہ سب علماء شامل رہے۔‘‘ ہائے افسوس! عقل سے خالی کھوپڑیوں پر‘‘۔

(اخبار مشرق کلکتہ ۱۷ فروری ۱۹۹۵)

’’......تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں ہی عطاء اللہ شاہ بخاری، محمد علی جالندھر، اہلسنت کے مقتدر علماء حضرت مجاہد اعظم مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ خطیب مسجد وزیر خاں لاہور، صدر مجلس عمل اور شیر شیبہ خطابت حضرت مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہ مدظلہ کی جوتیاں چاٹا کرتے تھے اور انہیں کے نام پر دیوبندی دو لاکھ روپیہ لوگوں سے بٹور کر ثواب دارین سے مشرف ہوئے تھے‘‘۔

’’وہ (مولوی محمد علی جالندھری) ہمارے لئے اب بھی اسی طرح محترم ہیں جس طرح پہلے تھے لیکن ایک چیز ہے مولانا محمد علی کی ذات دوسری چیز ہے مجلس تحفظ ختم نبوت۔ تیسری چیز ہے اس مجلس کے نام پر جمع کردہ روپیہ الخ۔ (اس کے چند سطور بعد پر شورش صاحب لکھتے ہیں) مولانا محمد علی جالندھری بہرحال اس مجلس اور اس روپیہ کے امین بنے ہوئے ہیں۔ اب اگر اس مجلس کو اپنی ذات تک محدود کرلیں اور جس مقصد

کیلئے یہ روپیہ جمع ہوا ہے یا ہو رہا ہے اس مقصد پر صرف نہ ہو بلکہ اس کے برعکس ان کے مشاہدہ میں صَرف ہو یا اس سے اراضی خریدی جائے یا اس سے آڑھت کی جائے اور جس عظیم مقصد کا روپیہ وہ عظیم مقصد روز مجروح ہو رہے تو ہمارے کرم فرما ہی ہمیں بتائیں کہ اصلاح احوال اور احتساب جماعت کا کون سا طریقہ ان کے نزدیک مستحسن و موزوں ہے۔ مقصد روپیہ جمع کرنا۔ تنخواہیں بانٹنا اور آڑھت چلانا ہے'۔ (ہفت روزہ رسالہ چٹان لاہور اشاعت ۲۳ مارچ ۱۹۶۶ء انجمن تحفظ حقوق یا تحفظ ختم نبوت۔ سواد اعظم برطانیہ)

آگے یہ اخبار لکھتا ہے یا ضیاء قادری صاحب لکھتے ہیں:۔

''اس کے علاوہ قرآن کریم میں سو مقامات پر ختم نبوت کا ذکر موجود ہے''

جواب: ہمیں تو قرآن کریم میں اجرائے نبوت کا ذکر ہی نظر آتا ہے۔ اگر آپ کو ختم نبوت کا ذکر قرآن کریم میں سو جگہ موجود نظر آتا تو برائے کرم اُن سو جگہوں کی نشان دہی کر کے ہمیں بھی بتادیں یا آپ اپنے اخبار روزنامہ سہارا بنگلور میں شائع فرمادیں تا کہ معصوم مسلمان گمراہ ہونے سے بچے رہیں۔

پھر ضیاء قادری صاحب یا عزیز برنی صاحب لکھتے ہیں:۔

''حضورؐ سے دو سو احادیث منقول ہیں جن سے ان کے خاتم النبیینؐ ہونے کا ثبوت ہوتا ہے''

جواب: برائے کرم ان احادیث کی بھی ایک زیراکس کاپی ہمارے لئے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

یا کم سے کم اپنے اخبار میں شائع کر دیں۔ اگر اتنے نہ ملیں تو کم از کم ۵۰ آیات قرآنی اور سو احادیث چھاپ دیں یا ارسال فرمادیں۔ پھر اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو ہم سمجھیں گے کہ آپ ڈینگیں ہانک کر معصوموں کو گمراہ کر رہے ہیں۔

پھر یہ صاحبان اخبار روزنامہ سہارا بنگلور میں لکھتے ہیں:۔

''اُمت مسلمہ کا پہلا اجماع اس پر ہوا کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی مانے وہ مسلمان نہیں...... لیکن اس اُمت کو اجماع ختم نبوت کے طفیل دیا گیا جس چیز کی وجہ سے ان کو اجماع علاوہ مسئلہ ختم نبوت ہے یہ اجماع دور نبوت سے لیکر آج تک ہی نہیں صبح قیامت تک کیلئے ہے''۔

جواب: برائے مہربانی بتائیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سعید میں مسئلہ ختم نبوت پر کب اجماع ہوا...... تھا؟ ہاں پیارے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر صحابہؓ کرام کا جو اجتماع ہوا تھا اس سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہے۔ یہ تو وفات مسیحؑ پر اجماع ہوا ہے، یہ ختم نبوت پر اجماع نہیں تھا۔ اگر کوئی دوسرا اجماع جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہوا تھا تو پیش فرماویں۔ پھر انہوں نے اخبار میں لکھا ہے کہ:۔

''خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اثنائے علالت میں جب اسود عنسی، مسلمہ کذاب اور طلیحہ اسدی کے مدعیان نبوت ہونے اور لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو آپؐ نے مرتدین سے جہاد کی وصیت اور تاکید فرمائی اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسود عنسی کی سرکوبی کیلئے انصار کی ایک جماعت یمن روانہ فرمائی۔ آپؐ کی وفات سے ایک روز پہلے اسود عنسی قتل کیا گیا۔

(ابن الاثیر جلد ۲ بحوالہ سیرۃ المصطفیٰ سوم)

اور مسلمہ کذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دور صدیقی میں جہنم رسید ہوا۔ اس سے گھمسان کی جنگ ہوئی تقریباً بارہ سو صحابہ کرام نے تقدس رسالت پر اپنی جان قربان کر دی'' (سہارا)

جواب: جھوٹے مدعیان نبوت سے صحابہ کرام نے جنگیں اس لئے لڑیں اور انہیں قتل کیا کہ وہ اسلامی حکومت کے باغی تھے۔ مملکت اسلامیہ کی حدود کے اندر رہ کر لوگوں کو زکوۃ وغیرہ دینے سے روک رہے تھے۔ اور حکومت کے خلاف اپنی باغیانہ سرگرمیوں کو پھیلا رہے تھے صرف ان کے جھوٹے مدعی نبوت ہونے کی وجہ سے انہیں قتل کیا گیا۔ اگر ایسا تھا تو مسلمہ کذاب جب مدینہ منورہ میں آیا اور اپنے دعویٰ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بات کی تب اُسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑ کر کیوں نہیں قتل کروایا؟ اُسے چھوڑ کیوں دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگیں اور ان جھوٹوں کا قتل سب سیاسی امور سے متعلق باتیں ہیں۔ دین سے نہیں۔

پھر ان بدبخت صحافیوں نے لکھا ہے کہ:۔

''حالات حاضرہ کے طرح طرح کی فتنوں میں ایک زبردست فتنہ انکار ختم نبوت کا فتنہ ہے جو پنجاب کا (نعوذ باللہ من ذالک) کذاب مکار و دھوکہ باز مرزا غلام احمد قادیانی نے رونما کیا۔ اس کو کچلنے کی ہمارے اکابرین نے بڑی کاوشیں کیں۔ خصوصاً مولانا حسین احمد بٹالوی، مولانا محمد علی مونگیری بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا انور شاہ کشمیری، شیخ الحدیث دارالعلوم دیو بند۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری مدیر اہل حدیث پیش پیش اور نمایاں تھے۔

جواب: سب کے سب ناکام و نامراد ہو کر واصل جہنم ہوئے۔ جماعت احمدیہ اور اُس کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی آواز دنیا کے ساتوں براعظموں میں پھیل گئی۔ نہ صرف زمین پر بلکہ آسمانوں میں بھی یہ آواز گونج رہی ہے اور آسمانوں میں سے مسیح موعود کا نزول گھر گھر ہو رہا ہے اور ہر گھر اس سے برکت پا رہا ہے۔

مندرجہ بالا حضرات کے انجام کے متعلق ایک اخبار کا اقتباس ملاحظہ ہو:

''احمد علی لاہوری عطاء اللہ شاہ بخاری اور عماد الدولہ ان تینوں پر اسلئے فالج گرا کہ یہ تینوں قرآن کریم میں معنوی تحریف کرتے تھے۔ خدا کی طرف سے ان پر عذاب نازل ہوا۔ تینوں کے پہلو مارے گئے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے حتی کہ مرتے وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہوا۔'' (اخبار چٹان ۷ جنوری ۱۹۶۳ء)

سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی زبانی سنئے:۔

''حقیقۃً احراری اپنی تمام تر صلاحیتوں اور عظیم قربانیوں کے باوجود بدقسمت تھے، ان کی مثال بدقسمت قوم کی سی ہے کہ جان نثاری کے باوجود ہر معرکہ میں ہاراُن کی نوشتہ ہے''۔

(سید عطاء اللہ شاہ بخاری مؤلفہ شورش کاشمیری ص ۱۶۳)

انہوں نے ہی ایک اور موقعہ پر فرمایا ''جانوروں کی طرح بے شعور محنت کر کے جینا اور کیڑوں کی طرح مرنا ہماری بے عمل زندگی کا عنوان ہے۔ باسی کڑھی کے اُبال کی طرح ہم اٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں''

(تاریخ احرار ص ۱۵۲ طبع اوّل)

جماعت اسلامی کا اخبار المنیر لائلپور نے لکھا:۔

''ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا۔ لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے بالمقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ، تعلق باللہ، دیانت خلوص، علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا انور شاہ صاحب دیو بندی، مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ وغفرلھم کے بارے میں ہمارا حسن ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور ان کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوئے ہیں جو ان کے ہمپایہ ہوں۔ اگر چہ یہ الفاظ سننے اور پڑھنے والوں کیلئے تکلیف دہ ہوں گے اور قادیانی اخبارات و رسائل بھی چند دن اپنی تائید میں پیش کر کے خوش ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس کے باوجود ہم اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے۔''

(المنیر ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

مذکورہ بالا اکابر مولویوں کے ساتھ ساتھ ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے دیگر مخالفین احمدیت کے بدانجاموں کو بھی یاد رکھیں۔

پس آج جماعت احمدیہ پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ دنیا کے ۱۹۸ ممالک میں اس کے تبلیغی مراکز قائم ہو کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔

پھر ضیاء قادری صاحب کا اخبار روزنامہ سہارا لکھتا ہے:۔

''مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کے الفاظ میں قادیانیت فرنگی سیاست کے بطن سے وجود میں آئی ہے۔

جواب: ملک محمد جعفر صاحب ایڈووکیٹ نے ''احمدیہ تحریک'' کے نام پر ایک کتاب لکھی تھی وہ فرماتے ہیں۔

''مرزا صاحب کے زمانہ میں ان کے مشہور مقتدر مخالفین مثلاً مولانا محمد حسین بٹالوی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولوی ثناء اللہ صاحب اور سر سید احمد خان صاحب سب انگریزوں کے ایسے وفادار تھے جیسے مرزا صاحب۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ میں جو لٹریچر مرزا صاحب کے رد میں لکھا گیا اس میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ مرزا صاحب نے اپنی تعلیمات میں غلامی پر رضامند رہنے کی تلقین کی ہے۔''

(۲۴۳ شائع کردہ سندھ ساگرا کیڈمی لاہور)

انہوں نے اخبار میں لکھا۔ ''مرزا غلام احمد قادیانی نے اوّل ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا پھر ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں منگل کے دن ہیضہ کی عذاب میں گرفتار ہو کر واصل جہنم ہوا۔ (نعوذ باللہ، ناقل) ان کی تردید میں علماء کرام نے تقریباً ایک ہزار سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ قادیانیت کسی مذہب یا عقیدہ کا نام نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر آج ۱۰۲ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ جس طرح سے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیوں، صدیقوں، صالحین وغیرہ کا انجام خیر ہوتا آیا ہے۔ آپ علیہ السلام کا بھی انجام خیر ہوا۔

اس زمانہ کے اخبارات نکال کر دیکھو مثلاً ''اخبار وکیل امرتسر'' ہے، ''اخبار کرزن گزٹ'' ہے، اخبار ''زمیندار'' ہے اور بہت سے اخبار ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق عین وقت پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ اور خود آپؑ کی اپنی پیشگوئیوں کے مطابق آپؑ کا وصال ہوا ہے۔ آپؑ کا رسالہ الوصیت اس کیلئے کافی ہے۔ چونکہ دشمن شوخی و استہزا سے باز نہیں آتا۔ اس لئے اس کے منہ سے گند ہی نکلتا ہے۔ اخبار ''زمیندار لاہور'' کی اس تحریر کو پڑھیں۔

''جب فضائے آسمانی میں کسی قوم کی دھجیاں اُڑنے کے دن آتے ہیں تو اس (قوم) کے اعیان و اکابر سے نیکی کی توفیق چھین لی جاتی ہے اور اس کے صاحب اثر و نفوذ افراد کی بداعمالیوں کو اس کی تباہی کا کام سونپ دیا جاتا ہے اور یہ خود اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے۔ مسلمانان ہند کی شامت اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے جنہیں نہ خدا کا خوف ہے نہ رسولؐ کا پاس، نہ شرع کی شرم نہ عرف کا لحاظ۔ یہ ذی اثر و باقتدار طبقہ جس نے اپنے دام تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے۔ اسلام کے نام

پرایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو جاتی ہے"۔

" اور اب کچھ دنوں سے اس گروہ اشرار کی مشرکانہ سیاہ کاریاں اور فاسقانہ سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں کہ اگر خدائے تعالیٰ کی غیرت ساری اسلامی آبادی کا تختہ ان کے جرائم کے پاداش میں اُلٹ دے تو وہ جنہیں کچھ بھی بصیرت سے حصہ ملا ہے ذرا تعجب نہ کریں"۔ (زمیندار ۱۴ اگست ۱۹۱۵ء)

بہرحال آدم سے لیکر خاتم الانبیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک جتنے بھی منکران و مکفران و مکذبان انبیاء گذرے ہیں۔ان سب نے اسی طرح کا استہزا کیا اور وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیئے گئے۔اُسی روش پر چل کر آج یہ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی سے استہزا و شوخی کرتے ہیں تو کوئی حیرت کی بات نہیں بلکہ یہ ان کی شامت اعمال ہے جو نظارہ" زمیندار" نے کھینچا ہے وہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء سے جاری ہو چکا ہے۔

اے مولویو! جو بغاوت تم نے خدا تعالیٰ کے فرستادہ سے کی ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے مسیح موعود و مہدی معہود کی جو تکذیب کی ہے اس کی پاداش میں اسلامی آبادیوں کا تختہ غیروں کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ اُلٹ رہا ہے۔پس جس طرح کی تعلّیاں ان مولویوں نے کی ہیں اُسی راہ سے اللہ تعالیٰ ان کو پکڑ رہا ہے۔

بعض مولوی برسا برس تک پاخانہ پیشاب میں پڑے فوت ہوئے،بعض بڑی بڑی بیماریوں سے مرگئے مگر یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

ضیاء قادری صاحب کا روزنامہ سہارا لکھتا ہے:

" کیونکہ مدار نجات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جبکہ قادیانی کہتے ہیں کہ مدار نجات غلام احمد ہے......قادیانی کہتے ہیں کہ جس نے غلام احمد کو ایمان کی حالت میں دیکھا وہ صحابی۔یہ نالائق اپنے آپ کو نبی کریم کا دوسرا جنم۔کرشنا کا اوتار۔مسیح کا روپ،گوتم بدھ کا اوتار اور بے شرمی سے بی بی مریم کا ایک روپ کہتا ہے۔"

جواب:۔اے مولویو اتنا جھوٹ مت بولو! کچھ خوف خدا کرو۔ہوش کے ناخن لو۔دیکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کیلئے زندہ ہے۔اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کیلئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱)

آپؑ فرماتے ہیں:" میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کیلئے نہیں بلکہ مسلمانوں،ہندوؤں اور عیسائی تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے......خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں......جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا" (لیکچر سیالکوٹ ص ۲۳)

حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی حق کا متلاشی حق تلاش کرے تو اُسے معلوم ہوگا کہ اس زمانہ کے لئے ہر مذہب ہر قوم میں ایک آسمانی وجود مامور من اللہ کے آنے کا ذکر ملتا ہے۔ہر مذہب یا دھرم کے پیرو اُس آنے والے کے منتظر ہیں۔اگر اُن سارے مذاہب کے مامور ایک ساتھ آجائیں اپنے اپنے مذہب یا دھرم کی طرف بلانے لگیں،تبلیغ کرنے لگیں تو آدمی پریشان ہو جائے گا۔اللہ تعالیٰ نے اس الجھن یا پریشانی کو دور کرنے کی غرض سے تمام مامورین کو ایک وجود میں ظاہر فرمایا اور الہاماً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ" اللہ تعالیٰ کا پہلوان نبیوں کے لباس میں" تا کہ تمام بنی نوع انسان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپہ سالار کے ذریعہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امتِ واحدہ بن جائے۔اور قرآن میں بھی یہ پیشگوئی ہے کہ" اور جب رسول ایک وقت مقررہ پر لائے جائیں گے۔(المرسلت رکوع ۱)

پھر اس روزنامہ سہارا نے ان مخالفین کے کتابوں سے اور توڑ مروڑ کر غلط حوالے اور جھوٹی باتوں کو جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کیا ہے۔اس کے جواب میں ہم صرف یہی کہتے ہیں لعنت اللہ علی الکاذبین دراصل یہ مخالفین جماعت احمدیہ کی رات دن کی ترقی سے بوکھلا گئے ہیں۔کوئی بس نہیں چلتا کیا کریں۔کیسے روکیں......؟ غالب نے خوب کہا ہے:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

احمدیت کے بغض و عناد میں یہ لوگ صرف جھوٹے الزام لگاتے اور گالیاں نکالتے ہیں۔اگر حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو مریم کہا ہے تو کون سی مخالف قرآن بات کی ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مریم اور فرعون کی بیوی سے تشبیہ دیتا ہے۔اگر تم کو مریم بننے پر اعتراض ہے تو شوق سے فرعون کی بیوی بن سکتے ہو،ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اخبار آگے لکھتا ہے: مرزا نے ایک اور پیشگوئی کی کہ محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی کیونکہ اس کے ساتھ میرا نکاح آسمان پر ہوا۔محمدی بیگم کا نکاح اپنے بھانجے سلطان بیگ سے کرایا تو مرزا کی بات غلط نکلی۔ (سہارا ۱۲ مارچ ۲۰۱۰ء)

جواب:جب پیشگوئی کے عین مطابق احمد بیگ کی وفات ہوئی اور ان کی موت سے پورا خاندان جو بے دین تھا گھبرا گیا،ڈر گیا۔احمد بیگ کا داماد توبہ واستغفار کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معتقد ہو گیا۔پھر اُس کی بہنیں بھائی وغیرہ سب بیعت میں شامل ہو گئے تو پیشگوئی پوری ہوگئی۔آج وہ خاندان احمدیت میں داخل ہے۔اس طرح کی نکاحوں والی پیشگوئیاں منکر خاندانوں،قبیلوں اور قوموں کے ایمان لانے کا پیغام دیتی ہیں۔پیشگوئی میں لکھا ہے کہ کتنے بھونکیں گے سو وہ بھونک رہے ہیں۔

آگے اخبار لکھتا ہے:اس نے جہاد کو باطل قرار دیا ہے(روزنامہ سہارا ۱۲ مارچ ۲۰۱۰ء بنگلور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:" اس نکتہ چین نے جو جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر انگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افتراء نہیں۔قرآن شریف صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اس کے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے کہ وہ خدا کے حکموں پر کار بند ہوں۔اور اس کی عبادت کریں اور وہ ان لوگوں سے لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں۔اور مومنوں کو اُن کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے......اور مومنوں پر واجب ہے کہ ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں"۔

(نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۴۵ ترجمہ از عربی عبارت)

پاکستان کے ایک نامور مورخ شیخ محمد اکرم صاحب اپنی کتاب" موج کوثر" میں لکھتے ہیں:۔

" دنیا کے مسلمانوں میں سب سے پہلے احمدیوں ......نے اس حقیقت کو پایا کہ اگرچہ آج اسلام کے سیاسی زوال کا زمانہ ہے لیکن عیسائی حکومتوں میں تبلیغ کی اجازت کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک ایسا موقع بھی حاصل ہے جو مذہب کی تاریخ میں نیا ہے اور جس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے"

(موج کوثر صفحہ ۱۸۷)

پھر لکھتے ہیں:" عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدے کا خیالی دم بھرتے ہیں،نہ عملی جہاد کرتے ہیں نہ تبلیغی جہاد لیکن احمدی......دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو فریضہ مذہبی سمجھتے ہیں اور اس میں انہیں خاص کامیابی حاصل ہوئی"۔ (موج کوثر ۱۷۹)

اگر یہ ہمارے مخالف مولوی تبلیغی جہاد کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کون روکتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ تو ان کے ماننے والوں کیلئے ہے انکار کرنے والے آزاد ہیں وہ جائیں طالبان کے ساتھ یا القاعدہ کے ساتھ۔پاکستان،افغانستان،ایران،عراق،یمن وغیرہ میں اپنے خود ساختہ اسلام کا جہاد کریں۔کون روکتا ہے انہیں۔لیکن اس کا انجام کیا ہو رہا ہے وہ بھی تو دیکھیں۔

صدیق حسین دیندار چن بوشور کا تعلق جماعت احمدیہ سے بالکل نہیں ہے یہ آپ مولویوں کے نام نہاد خود ساختہ اسلام کی پیداوار ہے،جس طرح سے آپ کے یہاں سے سلمان رشدی،تسلیمہ نسرین،آئے ہیں ایسے ہی ایک دیندار بھی آیا ہے اُسے اپنے پاس رکھیں۔جماعت احمدیہ کی طرف منسوب نہ کریں۔ہر سال ہزاروں لاکھوں لوگ قادیان آتے جاتے ہیں۔ویسا یہ بھی (صدیق حسین) آیا بھی گیا ہوگا اس سے ہمیں کیا لینا دینا ہے۔اللہ تعالیٰ سب مخالفین کو راہ ہدایت نصیب کرے۔

سیرت" کے جلسوں میں سیرت النبی صلعم پر تقریریں کریں،درود و سلام بھیجیں تو یہ استغفار اور دعائیں کریں لیکن جماعت احمدیہ کے مخالف مولوی حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی توہین و تذلیل تکذیب کرتے ہیں اور گالی گلوچ کرتے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ ایسے جلسوں میں کسی کی غلاظت کھائی جائے......؟ ☆☆☆

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : **Deco Builders**
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

صوبہ ہریانہ کی سالانہ کانفرنس کا نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد

صوبہ ہریانہ کی سالانہ کانفرنس امسال بھیوانی شہر میں جو ضلعی مقام ہے نہایت ہی کامیابی کے ساتھ مورخہ ۲۱ مارچ ۲۰۱۰ء کو منعقد ہوئی۔ مرکز احمدیت قادیان سے بھی متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ پروگرام ٹھیک ڈیڑھ بجے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم ناظر اصلاح وارشاد کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور ترجمہ مکرم ڈاکٹر منظور حسین صاحب زونل قائد بھیوانی نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد نے نظم ''وہ پیشگوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' از منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد اسلام کی نمائندگی میں محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان و مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب شاستری استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے ہندو مذہب کی نمائندگی میں جناب ڈاکٹر مرلی دھر شاستری صاحب، جناب سوامی سریا چند چیتن صاحب۔ وشوکرما جی صاحب دہلی سے۔ عیسائی مذہب کی نمائندگی میں جناب پاسٹر پرکاش مسیح صاحب اور سکھ مذہب کی نمائندگی میں جناب بھائی پریم سنگھ صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے اسلام کی امن اور آپسی پیار محبت کی تعلیم کی روشنی میں حاضرین سے خطاب کیا۔ پروگرام کے درمیان جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء نے ترانہ اور نظم پیش کی۔

یہ کانفرنس بھیوانی شہر کے وسط میں ایک دھرمشالہ کے وسیع ہال میں منعقد ہوئی۔ مستورات کیلئے باہر دوسری طرف پنڈال لگایا گیا تھا۔ پہلے سے ہی بھیوانی شہر کے اعلیٰ افسران ضلعی حکام اور معززین کو دعوتی کارڈ اور جماعتی لٹریچر دیا گیا اور کئی اعلیٰ افسران کو حضور انور کے لیکچر پارلیمنٹ اور دیگر لیچر وسیڈیز وڈیوزیز دی گئیں۔

ایس ایس پی بھیوانی وڈی سی بھیوانی سے جب ملاقات کی تو انہوں نے بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ ایس ایس پی صاحب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ہندوستان اور دنیا کو ایسے پروگراموں کی بے حد ضرورت ہے۔ اس پروگرام کی تیاری کیلئے صوبہ ہریانہ کے مختلف اضلاع سے ساٹھ سے زائد خدام نے نہایت ہی احسن رنگ میں مفروضہ ڈیوٹیاں ادا کیں۔ اس کانفرنس میں صوبہ ہریانہ کے سولہ ضلعوں سے قریباً ڈھائی ہزار افراد مرد وزن شامل ہوئے۔ پریس کے نمائندگان اور لوکل ٹی وی چینل نے کانفرنس کی کوریج کی اور تین ٹی وی چینل اور آٹھ اخبارات نے خبریں شائع کیں۔

۱۸ مارچ کو جماعت جیند وڈومرخان کے آٹھ افراد پر مشتمل وفد نے دہلی میں شری وریندر سنگھ ایکس خزانہ منتری ہریانہ سرکار وموجودہ ممبر راجیہ سبھا سے تعارفی ملاقات کی اور لٹریچر دیا۔ ۲۰ مارچ کو محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد و دیگر نمائندگان نے بھیوانی ضلع کی دادری تحصیل میں شری ونود کمار ایم ایل اے سے تعارفی ملاقات کی۔ اور کانفرنس میں آنے کی دعوت دی۔ وہ خود تو آ نہیں سکے لیکن انہوں نے اپنا نمائندہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سیکرٹری کو بھجوایا۔ اس روز مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی و مکرم مجاہد احمد صاحب شاستری کی قیادت میں وفد نے شریمتی کرن چودھری ایم ایل اے حلقہ توشام سے تعارفی ملاقات کی۔ جماعت احمدیہ کا لٹریچر دیا اور کانفرنس میں آنے کی دعوت دی۔

مورخہ ۲۱ مارچ کو ہی بھیوانی شہر میں ریڈ کراس سوسائٹی کی طرف سے ایک بلڈ ڈونیشن کیمپ لگایا گیا تھا۔ اس کیمپ کا افتتاح پنجاب ہریانہ کے ہائی کورٹ کے جج صاحب نے کیا۔ سیکرٹری صاحب ریڈ کراس کی خواہش پر ہمارے ساتھ خدام نے عطیہ خون دیا۔ اس موقع پر ٹی وی چینل واخبار کے نمائندگان نے ہمارے خدام کا انٹرویو لیا اور تصویر کے ساتھ خبریں شائع کیں جب کہ وہاں سینکڑوں نوجوان تھے۔ اس چیز کا وہاں پر موجود لوگوں اور علاقہ نواسیوں پر بھی اچھا اثر پڑا۔ ان سات نوجوانوں کو کانفرنس کے موقع پر ہی شری ستپال ساگوان ایم ایل اے حلقہ دادری کے ذریعہ سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ اس موقع پر صدر اجلاس وسیکریٹری ریڈ کراس بھی موجود تھے۔

اس کانفرنس میں کئی سیاسی وسماجی شخصیات کے علاوہ شری متی کرن چودھری حلقہ توشام۔ شری ستپال ساگوان۔ ایم ایل اے حلقہ دادری۔ جناب رام بھجن اگروال ایم ایل اے بھیوانی۔ شری شام سندر سیکریٹری ریڈ کراس۔ شری رام کرشن تحصیلدار انبالہ۔ شری مہاراج بلبیر سنگھ صدر کرانتی کاری کمیٹی وشہر کے مختلف ایم سی اور معززین شامل ہوئے۔ کانفرنس کی کامیابی کیلئے حضور انور سے خصوصی طور پر درخواست دعا کی گئی۔ جب کانفرنس کی جگہ کا تعین محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی ہدایت پر بھیوانی میں ہوا تو خاکسار پریشان تھا کیونکہ شہر میں ہمارے چند گھر ہیں اور ہم اتنا بڑا انتظام کرنے کے قابل نہ تھے اور جگہ کی بھی بہت پریشانی تھی۔ جب شہر میں جگہ کی تلاش کی تو مناسب جگہ نہیں مل رہی تھی۔ مذکورہ بالا دھرم شالہ کی جگہ مناسب معلوم ہو رہی تھی لیکن چار چکر لگانے کے بعد مایوسی ہو رہی تھی کہ نہیں مل رہی تھی۔ اس پریشانی میں حضور انور کی خدمت میں دعائیہ فیکس کی۔ اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ فیکس کرنے کے چار گھنٹے بعد دھرمشالہ کے مالک نے کہا کہ آپ یہ دھرمشالہ اپنی کانفرنس کیلئے لے لیں۔ اس کے بعد بھی حضور کی خدمت میں دعائیہ خط بھجوائے جاتے رہے کہ نئے علاقہ میں کانفرنس ہو رہی ہے۔ محض اللہ کے فضل وحضور اقدس کی دعاؤں سے یہ کانفرنس نہایت ہی کامیاب رہی۔

اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے اور اس علاقہ میں کثرت کے ساتھ فعال جماعتیں قائم ہوں۔ تمام نومبائعین کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے اور ایمان میں بڑھاتا جائے۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کیلئے تمام مبلغین ومعلمین وہریانہ کے جملہ خدام۔ انصار نے بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور جماعت کی ترقی کے نئے سے نئے راستے کھولے۔ اس کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں جس نے بھی تعاون کیا اللہ تعالیٰ سب کو اس کا عظیم اجر عطا کرے۔ آمین (طاہر احمد طارق مبلغ انچارج ہریانہ)

ماتھوٹم (کیرلہ) میں ایک روزہ تربیتی کیمپ

۲۸ رفروری ۲۰۱۰ء کو جماعت احمدیہ ماتھوٹم نے ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا۔ اس سلسلہ میں صبح ۹ بجے افتتاحی اجلاس صدر صاحب کی صدارت میں ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد افتتاحی تقریر میں مکرم کے ایم احمد کویا صاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ زون نے کیمپ کی غرض وغایت بیان کی۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد پہلی نشست ختم ہوئی۔ اس کے بعد مکرم عبد الغفور صاحب نے Relation ship and mangmart کے عنوان پر اور مکرمہ منیرہ صاحبہ نے Home Mangmart کے عنوان پر الگ الگ کلاس لی۔ نمازوں اور کھانے کے بعد دوسری نشست شروع ہوئی۔ جس میں مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے ہماری زندگی کا مقصد۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب نے نماز کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی۔ جسے پردے کی رعایت سے عورتوں نے بھی سنا۔ اس کے بعد آمین کی تقریب ہوئی جس میں چھ اطفال اور تیرہ ناصرات شامل ہوئیں۔ سب کو انعام بھی دئے گئے۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ ختم ہوا۔ کیمپ میں ۲۵۰ افراد شامل ہوئے۔

(ایم ظفر احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ ماتھوٹم)

اعلاناتِ نکاح

☆......مورخہ ۲۸ مارچ ۲۰۱۰ء کو خاکسار نے عزیزہ لطیفہ رسول صاحبہ بنت محترم غلام رسول صاحب پڈر ناصر آباد کا نکاح مکرم ناصر احمد صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب زائرسورت کے ساتھ مبلغ ۵۴۰۰۰ روپے حق مہر پر ناصر آباد کشمیر میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے باعثِ برکت بنائے۔ آمین۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (فاروق احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ ناصر آباد کشمیر)

☆......مورخہ ۲۱ مارچ ۲۰۱۰ء بعد نماز ظہر مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب نے خاکسار کے بیٹے عزیزم افروز احمد خان کا نکاح عزیزہ سمیہ پروین بنت مکرم عقیل احمد خان ساکن اودیپور کٹیا (شاہجہانپور) کے ساتھ مبلغ نوے ہزار روپے حق مہر پر بمقام اودے پور کٹیا میں پڑھا۔ اسی طرح مورخہ ۲۱ مارچ کو بمقام بیدا میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ رشتہ باعث برکت بنائے۔ (جمیل احمد۔ یوپی)

دُعائے مغفرت: محترمہ عشرت جہاں صاحبہ اہلیہ عزیز احمد صاحب آف عثمان آباد اپنے والد محترم محمد سعید صاحب سولیچہ مرحوم کی مغفرت نیر درجات بلندی کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (اعانت بدر ۱۰۰ روپے)۔ (مینیجر ہفت روزہ بدر)

ولادت: اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۷ مارچ ۲۰۱۰ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولود شاملین وقف نو ہے۔ نیز پیارے حضور انور نے بچی کا نام از راہ شفقت ''ھبۃ الشافی'' تجویز فرمایا ہے۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت دے نیز بیٹی کو جماعت کی خدمت کیلئے مفید وجود ثابت کرے۔ آمین۔ (گلفام احمد، معلم سلسلہ ہریانہ)

☆......اللہ تعالیٰ نے مقصود خان نگلہ گھنو صوبہ یوپی کو ایک پوتا سے نوازا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت وسلامتی کیلئے۔ نیز بچہ وقف نو میں شامل ہے۔ حضور انور نے بچہ کا نام ''ندیم احمد'' رکھا ہے۔ بچہ کے نیک خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر قادیان)

خصوصی درخواست دُعا

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور کچھ عرصہ ربوہ قیام کے بعد قادیان واپس تشریف لے آئی ہیں۔ طبیعت مختلف عوارضات کے سبب ناساز ہے۔ کمزوری بہت ہے، امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ محترمہ موصوفہ کی شفائے کاملہ صحت وتندرستی درازی عمر کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

حالات حاضرہ

امریکہ اور روس کے درمیان اسلحہ کم کرنے کا تاریخی معاہدہ

قیام امن کیلئے نئی شروعات کرتے ہوئے صدر امریکہ بارک اوباما اور روسی صدر دیمیتری میڈ وڈیف نے مورخہ ۸ اپریل ۲۰۱۰ءکو تاریخی معاہدہ پر دستخط کئے، جس کے ذریعہ دونوں ممالک اپنے مہلک نیوکلیئر ہتھیاروں کو کم کریں گے۔ یہ سابقہ سرد جنگ دور کے ۲ کٹر حریفوں کے مابین اس نوعیت کا پہلا معاہدہ ہے۔ اس پر طویل اور جامع مذاکرات ہوئے یہاں تک کہ دونوں قائدین نے بھی مذاکرات میں حصہ لیتے ہوئے اس معاہدہ کو عملی شکل دی جس میں دونوں ممالک نیوکلیئر وار ہیڈس کی تعداد کو ایک تہائی کم اور میزائیلس، سب میرینس اور انہیں لادنے والے بموں کی نصف تعداد کم کردی جائے گی۔ چیک دارالحکومت کے صدارتی کیسل کامپلکس میں واقع پر تعیش چیمبر میں دونوں صدور نے نئی تاریخ رقم کی۔ اس معاہدہ کو روس کی پارلیمنٹ اور امریکی سینٹ کی توثیق ضروری ہے۔ وامیٹ ہاوز نے اس ضمن میں کوششیں شروع کردی ہے۔ نئے معاہدہ کے تحت ہر ملک ۷ سال کے دوران نیوکلیئر وار ہیڈس کی تعداد کو ۱۵۵۰ تک محدود کردے گا۔ اس کے علاوہ کئی مرتبہ باہمی طور پر ان ہتھیاروں کو تباہ کرنے کی گنجائش رہے گی۔ اس معاہدہ کے ذریعہ امریکہ اور روس نے جو دنیا کے نیوکلیئر ہتھیاروں کا ۹۰ فیصد ذخیرہ اپنے پاس رکھتے ہیں یہ اشارہ دے دیا ہے کہ وہ ترک اسلحہ کے معاملہ میں سنجیدہ ہے۔

اسرائیل مشرقی وسطی کیلئے سب سے بڑا خطرہ

وزیر اعظم ترکی رجب طیب اردغان نے ۱۸ اپریل کو پیرس میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے مخاطب ہوکر کہا کہ صہیونی ملکیت ”مشرقی وسطی کے امن کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ انہوں نے قبل ازیں اسرائیل کے ساتھ قریبی فوجی اور سیاسی تعلقات قائم کئے تھے۔ انہوں نے جنوری ۲۰۰۹ء میں غزہ پٹی کے عوام پر اسرائیلی حملے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی ملک فلسطین کے علاقہ غزہ میں غیر متناسب طاقت استعمال کرتا ہے، فاسفورس بم حملے کرتا ہے تو ترکی اسے بہادری کا کارنامہ قرار نہیں دے سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ” آپریشن کاسٹ لیڈ“ کا مقصد غزہ سے اسرائیل پر راکٹ حملوں کا انسداد تھا لیکن اس کے نتیجہ میں 1400 فلسطینی شہری ہلاک ہوگئے اور ہزاروں شہری بے گھر ہوگئے۔ وزیر اعظم ترکی نے کہا کہ اس جارحانہ کاروائی کا اسرائیل کے پاس جواز موجود ہے لیکن وہ ”جھوٹ پر مبنی“ ہے جس کے بہانے اس نے غزہ پر حملہ کیا تھا۔ اقوام متحدہ کے تحقیقات کنندہ ریچرڈ گولڈ اسٹون کی رپورٹ میں اس کا واضح طور پر حوالہ دیا گیا ہے اور اسرائیل کو جنگی مجرم قرار دیا گیا ہے۔

(روزنامہ سیاست حیدرآباد سے ماخوذ)

مرکزی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

جملہ مجالس لجنات اماء اللہ بھارت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کیلئے مورخہ ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات۔ قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ جملہ مجالس کی ممبرات سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کیلئے تیاری شروع کردیں۔ اجتماع کا تفصیلی پروگرام قبل ازیں تمام مجالس میں بھجوا دیا گیا ہے۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

طلباء کیلئے مفید معلومات:۔

Free Coaching for Medical and Engineering Entrance Exams for Eligible Ahmadi Students in India.

1. Hazrath Khalifatul Masih-V (atba) has very kindly given permission for coaching twenty five Ahmadi students who are at present in class tenth (only male students because of staying in lodge in Manjeri, (Kerala) for preparing for their Engineering and Medical Entrance Exams to be written in the year 2012. Insha Allah.
2. The Entrance exam coaching will be given for one month in May 2010 in Physics Academy, Manjeri, Kerala (One hour from Calicut)
3. After one month coaching (May 2010) in Physics academy, coaching will be continued through E-mail of Post.
4. In the year 2011 a screening test will be held and only those students who qualify in this screening test will be elligible for further coaching of one month in physics academy in May 2011 and thereafter through E-mail or post till the entrance exam to be held in the year 2012.
5. Only such of Ahmadi boys who are getting 80% of more marks in their school exams in class 10th in this academic year (April 09- March 2010) will be elligible for this coaching scheme.
6. To continue coaching in this scheme they will also have to secure 80% of more marks in the tenth Board Exam to be held in the year 2010.
7. Students getting less than 80% are not elligible for this coaching scheme.
8. Nazarat Taleem will select twenty five boys and after valuable permission from Huzur Aqdas will pay their sleeper class train fare, Boarding and lodging expenses at Manjeri, Kerala and for coaching fees in Physics academy, Kerala, Insha Allah.
9. Zonal Umara and Umara Jama'at are requested to submit the following details to Nazarat Taleem at the earliest:

(a) Names of all Ahmadi boy students of your Zone who are currently in class tenth (they will be writing their 10th Board Exam in the year 2010) who have been getting 80% of more marks in class 10th in their school exams.

(b) Submit the quarterly and half yearly Mark certified by the Principal of their School.

(c) The Income of the Parents and any other source of income of the family of such students should be given (Students who are getting 80% or more marks)

(d) Please give the students full name, fathers name, full postal address, telephone / mobile no, Email ID, Name of the School, the Board (State /CBSE/ ICSC) the school of affiliated to.

(e) The above list containing names and details of elligible students to each Jamath of your Zone should be certified by Ameer sahib/ Sadr sahib local Jamath and Zonal Ameer Sahib and send to Nazarat Taleem at the earliest.

(Nazir Taleem Qadian)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

بسم اللّٰہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

غیر ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ ماریشس کے
۴۸ ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

الحمدللہ امسال بھی جماعت احمدیہ ماریشس کو مورخہ 11 تا 13 دسمبر 2009ء اپنے 48ویں جلسہ سالانہ کے بابرکت اور کامیاب انعقاد کی توفیق ملی ۔ یہ دوسری مرتبہ ہے کہ جلسہ ملک کے دارالحکومت پورٹ لوئیس کے فری پورٹ نمائشی سنٹر کے وسیع و عریض ہال میں منعقد کیا گیا۔ مورخہ 10 دسمبر کی شام کو مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ کیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا روز: 11 دسمبر بروز جمعۃ المبارک تمام افراد جماعت نے جلسہ گاہ میں ہی نماز جمعہ ادا کی ۔ مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا۔ جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ سے متعلق ایک خطبہ کا مقامی کریول زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ نماز جمعہ کے بعد چائے کا وقفہ کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس : بعد دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر محترم امیر صاحب ماریشس نے لوائے احمدیت اور نائب امیر ماریشس مکرم شمس وارث علی صاحب نے ماریشس کا جھنڈا لہرایا۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی ۔ تلاوت و نظم اور ان کے مقامی زبان میں ترجمہ کے بعد جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار مظفر سدھن مبلغ سلسلہ ماریش نے ”حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رحمۃ للعالمین“ کے موضوع پر کی ۔ اس کے بعد دوسری تقریر نائب امیر مکرم شمس وارث علی صاحب نے ”جماعت احمدیہ ماریشس کی صد سالہ جوبلی تقریبات کا پروگرام“ کے موضوع پر کی ۔ ایک نظم مکرم فضل دین جولفو صاحب نے ترنم سے پڑھی ۔ اس کے بعد تمام جلسہ حاضرین نے MTA کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا Live خطبہ جمعہ دیکھا اور سنا۔ مکرم امیر صاحب نے مقامی زبان کریول میں خطبہ کا رواں ترجمہ پیش کیا ۔ اس طرح پہلا اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

دوسرا روز: حسبِ پروگرام دوسرے روز کا آغاز مرکزی مسجد دارالسلام روز ہل میں باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر مکرم موعیظ سوقیا صاحب نے درس دیا۔ اس کے بعد تمام احباب نے اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی ۔ پہلے اجلاس کا آغاز صبح ٹھیک دس بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کا مقامی زبان میں ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ مکرم شہزاد بدھن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا منظوم کلام **’میرے درد کی جو دوا کرے‘** ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم موسیٰ تیجو صاحب نے کی ۔ اس تقریر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ یوکے 2009 کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب کا مقامی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم حفیظ سوقیا صاحب نے کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ہم گناہ سے کس طرح نجات پا سکتے ہیں"۔ اس اجلاس کی تیسری اور آخری تقریر مکرم امیر صاحب ماریشس کی تھی ۔ آپ نے مردانہ جلسہ گاہ سے ہی لجنہ کو تربیتی موضوع پر خطاب کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا جلسہ سالانہ تنزانیہ 2005 کے موقعہ پر لجنہ سے خطاب کا ترجمہ پیش کیا۔

ظہر اور عصر کی نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرے روز کے دوسرا اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں ۔ پہلی تقریر صدر صاحب مجلس انصار اللہ مکرم مختار دین تیجو صاحب نے منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی ۔ دوسری تقریر نائب امیر و مبلغ انچارج ماریشس مکرم بشارت نوید صاحب کی تھی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا تبلیغ کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں ۔ اس تقریر کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی ۔ اس کے بعد چائے کا وقفہ ہوا۔

خصوصی اجلاس : چار بجے بعد دوپہر خصوصی اجلاس شروع ہوا جس میں ملک کی سماجی، سیاسی اور مذہبی شخصیات شرکت کرتی ہیں اور ان میں سے بعض کو حاضرین جلسہ سے خطاب کی دعوت بھی دی جاتی ہے ۔ تلاوت مکرم جمیل تیجو صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ مکرم فواد لال بہاری صاحب نے پیش کیا۔ مکرم مبارک سلطان غوث صاحب نے مختصر الفاظ میں تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ میں شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد ممبر نیشنل اسمبلی مکرم Ajay Ganesh صاحب نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ماریشس میں جماعت کے کردار کو سراہا اور اسے دوسروں کے لئے ایک نمونہ قرار دیا۔ ان کے بعد ماریشس کی نیشنل اسمبلی کے سپیکر جناب Kailash Prayag نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج دنیا کو جماعت کے نعرے **محبت سب کے لئے ،نفرت کسی سے نہیں** کی سب سے زیادہ ضرورت ہے ۔ اس اجلاس میں روز ہل کے میئر نے بھی شرکت کی ۔ اجلاس کے آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر میں تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا۔ اس موقعہ پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے جلسہ سالانہ کینڈا 1996ء کے اختتامی خطاب کا خلاصہ پیش کیا ۔ اور جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آخر پر دعا کروائی

تیسرا روز: جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز کا آغاز بھی حسبِ روایت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر جماعت فرانس کے نمائندہ مکرم عمر احمد صاحب نے درس قرآن دیا۔ اس کے بعد تمام احبابِ جماعت نے اجتماعی ناشتہ میں شرکت کی۔

اختتامی اجلاس: اختتامی اجلاس کی کارروائی پروگرام کے مطابق صبح ٹھیک 9 بجکر 15 منٹ پر شروع ہوئی ۔ مڈغاسکر سے آئے نمائندہ مکرم ابراہیم صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم پیش کی جس کا ترجمہ مکرم نور اللہ رسول صاحب نے پڑھا۔ وقفِ نو بچوں نے کورس میں ترنم سے نظم پڑھ کر سنائی ۔ اس کے بعد فرانس اور مڈغاسکر کے نمائندگان نے مختصر تقاریر کیں ۔ اس اجلاس پہلی کی تقریر مکرم مبارک بدھن صاحب نے نظام خلافت پر کی اور دوسری تقریر صدر احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن و نائب امیر UK مکرم اکرم احمدی صاحب نے کی ۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”خلافت انسانیت کے لئے بطور رحمت“ آپ نے اپنی تقریر میں خلافت کی برکت سے افریقہ کے دُور دراز علاقوں میں انسانیت کی خدمات کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس اجلاس کی آخری اور جلسہ کی اختتامی تقریر مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس نے کی ۔ اس تقریر میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے خطبہ 12 جنوری 1968 کا کریول زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس جلسہ کی ایک نمایاں بات یہ تھی کہ اس مرتبہ پہلی بار جلسہ کی تمام کارروائی جماعت ماریشس کی ویب سائٹ www.ahmadiyya.mu پر براڈ بینڈ کے ذریعہ Live ٹیلی کاسٹ کی گئی ۔ اس طرح دنیا بھر میں جلسہ کی کارروائی کو دیکھا گیا۔ خاص طور پر دنیا کے مختلف ملکوں میں رہنے والے ماریشن احمدیوں نے جلسہ کی تمام کارروائی کو دیکھا اور سنا اور اسے بہت پسند کیا۔ جلسہ کے دوران سال میں وفات پانے والوں کے لئے دعا کی گئی ۔ قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے والے بچوں کی تقریبِ آمین ہوئی ۔ قرآن کریم حفظ کرنے والے اور امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔ اس جلسہ میں فرانس، انگلینڈ، جرمنی، کینڈا، امریکہ اور مڈغاسکر سے احمدی احباب نے شرکت کی۔

جلسہ کی کل حاضری 2500 رہی ۔ اللہ کے فضل سے 48واں جلسہ سالانہ ماریشس بھرپور اور کامیاب انعقاد کے بعد اپنے اختتام کو پہنچا۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت ماریشس کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا چلا جائے اور خلافت کے زیر سایہ مزید ترقیات سے نوازے ۔ آمین (الفضل انٹرنیشنل سے ماخوذ)

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کے
جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 30-31 اکتوبر اور یکم نومبر کو جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو (Trinadad & Tobago) کو اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق بخشی ۔ امسال منسٹر آف ٹیکنالوجی آنریبل Christine Kangaloo کے علاوہ بھارتی ہائی کمشنر H.E. Mr M.Mishra اور سرینام کے سفیر کی نمائندگی میں Mr. Iwan Sodikromo نے اس جلسہ میں شرکت کی ۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعت برازیل بھی شامل ہوئے۔

جلسہ کا آغاز 30 اکتوبر کو خطبہ جمعہ سے ہوا جو مکرم مولانا وسیم احمد ظفر صاحب نے دیا۔ آپ نے خلافت کی اہمیت اور برکات کے متعلق خطبہ دیا۔ نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت اور ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کا قومی پرچم لہرائے گئے جس کے بعد دعا کی گئی ۔ شام کے وقت تلاوت قرآن کریم اور نظم کے مقابلے ہوئے جن میں سے مختلف جماعتوں نے حصہ لیا۔ دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید دیا گیا۔ دوسرے دن کے پروگرام میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار ابراہیم بن یعقوب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام جو حضور انور نے اس جلسہ کے لئے خاص طور پر بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا ۔ اس پیغام میں حضور انور نے ساری جماعت کو سلام بھیجا تھا اور ہر احمدی کو تبلیغ کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ اس کے بعد ”نماز کی اہمیت“، ”مالی قربانی کی فوائد“، ”اسلام میں جمعہ کی نماز کی اہمیت“، ”آنحضرتؐ کے عورتوں پر احسانات“ اور خلافت کی اس نئی صدی میں ہماری کیا ذمہ داریاں ہیں“ کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں ۔ اطفال نے بیعت کے سلسلہ میں ایک ٹیبلو پیش کیا۔ جس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں ۔ تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن مجید دیا گیا۔ تیسرے دن کے دوسرے اجلاس میں تلات و نظم کے بعد St Lucia جماعت سے آئے ہوئے Brother Iman Jhad نے ”نماز کی اہمیت اور برکات“ کے موضوع پر تقریر کی ۔ جس کے بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام دوبارہ احباب کو پڑھ کر سنایا تا کہ احباب اپنے ایمانوں کو پھر تازہ کریں ۔ معزز مہمانوں کی آمد کے ساتھ ہی اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے ”اسلام ایک امن پسند مذہب ہے“ کے عنوان پر تقریر کی ۔ اس کے بعد معزز مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ جن میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے چارج ڈی افیئر نے صدر اوباما کی طرف سے بتایا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دنیا میں امن کے لئے کوشاں ہیں ۔ اسی طرح بھارتی ہائی کمشنر نے بھی اپنے ملک کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور بتایا کہ بھارت دنیا میں دوسری سب سے بڑی مسلمان آبادی والا ملک ہے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی کا بھی اقرار کرتے ہوئے بتایا کہ یہ جماعت ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے جو جدوجہد کر رہی ہے کاش ساری دنیا اسی طرح کرے ۔ ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کے وزیر اعظم کی نمائندگی میں آنریبل منسٹر آف ٹیکنالوجی نے جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں امن کی کوششوں کی تعریف کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all Hatred for None بہت ہی دلکش ہے اور یہ جماعت جس طرح دنیا میں امن کے لئے کوشاں ہے اگر اس طرح دوسری جماعتیں بھی ایسی ہو جائیں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ہیومینٹی فرسٹ کی خدمات کی بھی تعریف کی ۔ اختتامی دعا کے ساتھ اس جلسہ کا اختتام ہوا۔ امسال اس جلسہ میں 600 احمدی احباب کے علاوہ بہت سے غیر مسلم اور غیر احمدی دوستوں نے بھی شرکت کی ۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ تمام شاملین کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور باثمر ہو۔ آمین

(ابراہیم بن یعقوب ۔ امیر و مبلغ انچارج ٹرینیڈاڈ)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر :20485 مَیں سی پی ظہرہ بی زوجہ محترم اقبال شاہ قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مین چند ڈاکخانہ آرٹس کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25-05-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی موجودہ قیمت 2000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 1000 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد　　الامۃ: سی پی زہرہ بی　　گواہ: ای کے منصور

وصیت نمبر :20486 مَیں عائشہ کریم زوجہ محترم کے پی عبدالکریم قوم احمدی پیشہ طالبہ عمر 19 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن Naduvattom ڈاکخانہ نارتھ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23-05-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل موجودہ قیمت 4400 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: کے پی عبدالکریم　　الامۃ: عائشہ کریم　　گواہ: کے پی ندیم احمد

وصیت نمبر : 20487 مَیں ایم سلمہ زوجہ محترم کے پی عبدالکریم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 39 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nadurattom ڈاکخانہ نارتھ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23-05-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل موجودہ قیمت 2200 روپے۔ترکہ 100000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 3000 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عائشہ کریم　　الامۃ: ایم سلمہ　　گواہ: کے پی عبدالکریم

وصیت نمبر :20488 مَیں کے پی عبدالکریم ولد مکرم کے پی عبدالقاسم قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 44 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناڈو وٹم ڈاکخانہ نارتھ بے پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 23-5-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل 5 سینٹ زمین اور اس میں گھر موجودہ قیمت 1000000 ۔میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 7500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: ایم سلمہ کریم　　العبد: پی عبدالکریم　　گواہ: عائشہ کریم

وصیت نمبر : 20489 مَیں عتیقہ طارق زوجہ محترم طارق احمد ظفر ربانی قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 21 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 30-08-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی 103.650 گرام، زیورات نقرئی 45.630 گرام ۔حق مہر بذمہ خاوند 51000 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد ظفر ربانی　　الامۃ: عتیقہ طارق　　گواہ: ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر : 20490 مَیں امۃ القیوم ماریہ زوجہ محترم سید عزیز احمد قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 30 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 27-08-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی موجودہ کل قیمت 129744 روپے، زیورات نقرئی کل قیمت 12600 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 30000 روپے و ایک اشرفی (10 گرام سونا)۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: سید عزیز احمد　　الامۃ: امۃ القیوم ماریہ　　گواہ: سید اعجاز احمد

وصیت نمبر : 20491 مَیں افشاں اکبری بیگم زوجہ محترم محمد مظہر اللہ قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 23 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیونیلی ڈاکخانہ دیونیلی ضلع نظام آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی سات تولہ موجودہ قیمت 84000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 21000 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد مظہر اللہ　　الامۃ: افشاں اکبری بیگم　　گواہ: محمد اقبال کنڈوری

وصیت نمبر : 20492 مَیں شبینہ پروین زوجہ محترم صغیر عالم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 38 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5-08-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی 10 گرام موجودہ قیمت 10000 روپے، زیورات نقرئی 20 گرام قیمت اندازاً 200 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند 5000 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 3600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صغیر عالم　　الامۃ: شبینہ پروین　　گواہ: ملک محمد مقبول طاہر

وصیت نمبر : 20493 مَیں جہاں آراء لطیف زوجہ محترم عبداللطیف قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 36 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی 5 تولہ۔حق مہر بذمہ خاوند 15525 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: عبداللطیف　　العبد: جہاں آراء لطیف　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20494 مَیں عسہر بی بی زوجہ محترم شفیق الدین خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 40 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 14-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی ایک چین دو بھری، ایک جوڑا سونے کا کان پھول 4 گرام۔زیورات نقرئی پائل دو جوڑا دو تولہ۔حق مہر بذمہ خاوند 10000 روپے۔زمین 11 گونٹھ 2 ڈسمل ۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ:......　　العبد: عسہر بی بی　　گواہ: کمال الدین خان

وصیت نمبر : 20495 مَیں محمودہ بی بی زوجہ محترم فرمان خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 55 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن ڈیڑھ تولہ۔حق مہر 1500 روپے (ادا کر دیا ہے)۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: فضل الرحمٰن خان　　الامۃ: محمود بی بی　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20496 مَیں خمسہ بی بی زوجہ محترم صلاح الدین خان قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 60 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی ایک ہار وزنی ایک تولہ۔حق مہر 700 روپے جسکے بدلے ایک ایکڑ زمین قیمت اندازاً 20000 روپے دی ہے ۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل رحیم خان　　الامۃ: خمسہ بی بی　　گواہ: شیخ مسعود احمد

وصیت نمبر : 20497 مَیں ودودہ بیگم زوجہ محترم شیخ ابراہیم قوم احمدی پیشہ امور خانہ داری 48 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13-2-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل: زیورات طلائی کل وزن 15 گرام۔حق مہر بذمہ خاوند 5500 روپے۔میرا گزارہ آمد خوردنوش ماہانہ 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　گواہ: شمس الحق خان　　الامۃ: ودودہ بیگم　　گواہ: شیخ مشیر الدین

Muslim Television Ahmadiyya Weekly Programme Guide

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے ہفت وار پروگرام

23rd April 2010 - 29th April 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8855 4272 or Fax + 44 20 8874 8344

(Friday) 23 April 2010

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama
00:35:00 Tilawat with Urdu translation.
00:45:00 Tilawat
00:55:00 Dars-e-Hadith
01:00:00 International Jamaat News
01:35:00 Liqa Maal Arab recorded on 9 April 1997 in English and Arabic.
02:35:00 Nazm Ik Khwaab Hay.
02:45:00 World News
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday sermon on 23 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
04:20:00 Nazm Allah Allah Josh-e-Taseer-e-Hawa-e-Qadian.
04:25:00 Rah-e-Huda Recorded on 20 February 2010
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Tilawat with Urdu translation.
06:25:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 Insight A weekly review of the news
06:45:00 Science And Medicine Review
07:10:00 Bustan-e-Waqfe Nau with Khalifatul Masih Vth Recorded on 14 March 2009.
08:15:00 Siraiki Service
09:00:00 Reply To Allegations A talk with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 17 March 1994.
09:55:00 Indonesian Service
10:55:00 Seerat Sahabiyat
11:40:00 Adhaan For Juma
11:45:00 Nazm Yeh Hai Khilafat-e-Haqa.
12:00:00 Live Friday Sermon
13:00:00 Nazm Kiya Iltija Karon
13:10:00 Tilawat
13:20:00 Dars-e-Hadith
13:30:00 Insight A weekly review of the news
13:40:00 Science And Medicine Review
14:05:00 Bengali Service
15:05:00 Seerat Sahabiyat
15:50:00 Nazm Meri Saadgi Dekh
16:00:00 Khabarnama.
16:15:00 Friday Sermon Repeat
17:15:00 Nazm Kiya Bataoun Hamdamo,
17:25:00 Khuddamul Ahmadiyya Ijtema on 2 October 2005 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad
18:00:00 World News
18:15:00 Nazm Muhammad Per Hamari Jan
18:30:00 Arabic Service Al-Hiwar-ul-Mubashir Recorded on 2 April 2010.
20:35:00 Insight A weekly review of the news
20:45:00 Science And Medicine Review A weekly review of the news .
21:10:00 Friday Sermon Repeat
22:10:00 Nazm Khilafat Bhi Hae
22.30:00 Journey to niagara falls
22:45:00 Nazm Main Naheen Mangta
23:00:00 Reply To Allegations with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 17 March 1994.

(Saturday) 24.4.2010

00:50:00 World News
01:05:00 Khabarnama
01:40:00 Tilawat
01:50:00 Liqa Maal Arab with Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 10 April 1997
03:00:00 Khabarnama
03:15:00 Friday sermon delivered on 23 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, sahib.
04:15:00 Nazm Darood Tere Liye Hai,
04:25:00 Faith Matters Recorded on 9 March 2010.
05:25:00 Art Class oil painting with Wayne Clements
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:30:00 International Jamaat News
07:00:00 Huzurs Jalsa Salana Address Concluding address delivered on 26 July 2009 Jalsa Salana UK
08:25:00 Question And Answer Session Recorded on 21 October 1995.
09:25:00 Friday sermon delivered on 23 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
10:25:00 Qaseedah Nahmadullah.
10:30:00 Indonesian Service
11:25:00 French Service
12:25:00 Tilawat
12:40:00 Yassarnal Quran
13:00:00 Live Intikhab-e-Sukhan
13:45:00 Bangla Shomprochar
14:45:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat with Hazrat Mirza Masroor Ahmad Recorded on 15th March 2009
16:00:00 Khabarnama
16:15:00 Live Rah-e-Huda
17:45:00 Yassarnal Quran
18:10:00 World News MTA
18:30:00 Arabic Service Al-Hiwar-ul-Mubashir - Recorded on 4 April 2010.
20:30:00 International Jamaat News
21:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Recorded on 15 March 2009.
22:10:00 Rah-e-Huda Repeat
23:40:00 Friday Sermon Friday sermon delivered on 23 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
00:40:00 Nazm Khuda Se Wohi Log

(Sunday) 25.4.10

00:40:00 Tilawat
00:50:00 Yassarnal Quran
01:20:00 International Jamaat News
01:50:00 Liqa Maal Arab with Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 16 April 1997 in English and Arabic.
03:00:00 Food For Thought
03:20:00 World News
03:35:00 Khabarnama
03:50:00 Friday Sermon on 9 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
04:55:00 Question And Answer with Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 31 March 1996
06:00:00 Tilawat
06:10:00 Dars-e-Hadith
06:25:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 22 March 2009.
07:35:00 Faith Matters English question and answer programme
08:40:00 Food For Thought
09:05:00 Huzurs Jalsa Salana Address delivered on 15 August 2009
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Spanish Service
12:00:00 Tilawat
12:20:00 Yassarnal Quran
12:45:00 Bengali Service
13:55:00 Friday Sermon
15:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Recorded on 22 March 2009.
16:10:00 Khabarnama MTA International brings you the latest news from around the world in Urdu.
16:30:00 Faith Matters
17:30:00 Yassarnal Quran
18:00:00 World News
18:15:00 Nazm Ya Ilahi Rahem Ker
18:30:00 Arabic Service Al-Hiwar-ul-Mubashir Recorded on 4 April 2010.
20:35:00 Food For Thought
21:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Recorded on 22 March 2009.
22:05:00 Qaseedah
22:10:00 Friday Sermon 9 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
23:15:00 Success Stories.
00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama

(Monday) 26.04-2010

00:00:00 World News
00:15:00 Khabarnama MTA
00:30:00 Tilawat
00:45:00 Dars-e-Hadith
01:05:00 Insight A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
01:15:00 Science And Medicine Review
01:40:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 17 April 1997
02:45:00 Nazm Ishq-e-Khuda Ki Maye
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:35:00 A studio sitting of French speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in French and English. recorded on 24 November 1997.
04:35:00 Huzurs Concluding address delivered on 16 August 2009 on the occasion of Jalsa Salana Germany 2009.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 International Jamaat News
07:05:00 An educational programme with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, and students of Jamia Ahmadiyya UK. Recorded on 28 March 2009.
08:10:00 Seerat-un-Nabi Jalsa Seerat-un-Nabi
09:00:00 recorded on 24 November 1997. French sitting with khalifatul Masih iv th (ra)
10:05:00 Indonesian Service
10:55:00 MTA Variety An evening with Jamia Ahmadiyya Qadian
12:00:00 Tilawat
12:15:00 International Jamaat News
13:00:00 Bangla Shomprochar
14:00:00 Friday sermon delivered on 17 April 2009 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad,
14:50:00 Nazm Ghaib Se Ger Khabar Nahin Aati.
15:00:00 MTA Variety An evening with Jamia Ahmadiyya Qadian
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 An educational programme with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community and students of Jamia Ahmadiyya UK. Recorded on 28 March 2009.
17:20:00 Nazm Nownehalan-e-Jamat
17:35:00 French service
18:05:00 World News
18:30:00 Arabic Service Al-Hiwar-ul-Mubashir
19:20:00 Nazm Mola Mere Kadeer.
19:30:00 Liqa Maal Arab with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) recorded on 17 April 1997.
20:35:00 International Jamaat News
21:05:00 An educational programme with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community and students of Jamia Ahmadiyya UK. Recorded on 28 March 2009.
22:05:00 MTA Variety An evening with Jamia Ahmadiyya Qadian .
23:05:00 Friday sermon delivered on 17 April 2009 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community.

(Tuesday)27-4-2010

00:05:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat
01:00:00 Dars-e-Malfoozat
01:10:00 Yassarnal Quran
01:30:00 Liqa Maal Arab recorded on 22 April 1997
02:30:00 Learning Arabic
03:10:00 Khabarnama
03:30:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) English speaking guests. Recorded on 13 April 1996
04:15:00 Nazm Khuda Waloon Ney.
04:25:00 MTA Variety A visit to Princes School of Traditional Arts,
05:10:00 Huzurs Address delivered on 4 October 2009 by Hadhrat Khalifatul Masih V, Head of the Ahmadiyya Muslim community at the Ansarullah Ijtema UK.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Malfoozat
06:25:00 A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
06:40:00 Science And Medicine Review
07:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Recorded on 26 April 2009.
08:00:00 Nazm Muhammad Per Hamari Jan Fida Hae.
08:15:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 13 April 1996, on the occasion of the Atfal Rally.
09:10:00 MTA Variety A visit to Princes School of Traditional Arts,
09:35:00 Nazm Zikr-e-Khuda Pe Zor De
10:00:00 Indonesian Service
11:00:00 Sindhi Service
12:00:00 Tilawat
12:15:00 Insight A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
12:25:00 Science And Medicine Review
12:50:00 Yassarnal Quran
13:05:00 Bangla Shomprochar
14:10:00 Huzurs Address by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community at the Ansarullah Ijtema UK.
15:00:00 Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal Recorded on 26 April 2009
16:00:00 Khabarnama MTA International brings you the latest news from around the world in Urdu.
16:20:00 Question And Answer Session Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) Recorded on 13 April 1996,
17:05:00 Yassarnal Quran
17:25:00 Historic Facts Recorded on 18 November 2009. Presentation of MTA International.
18:00:00 World News
18:30:00 Arabic Service Sabeel-ul-Huda Recorded on 26 January 2010.
19:30:00 Friday sermon delivered on 23 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community.
20:35:00 Insight A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
20:45:00 Science And Medicine Review .
21:10:00 Gulshan-e-Waqfe Nau with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 26 April 2009.
22:10:00 Huzurs Address delivered on 4 October 2009 byHadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community at the Ansarullah Ijtema UK.
23:00:00 Intikhab-e-Sukhan

(Wednesday) 28-4-2010

00:25:00 World News MTA
00:45:00 Khabarnama
01:05:00 Tilawat
01:15:00 Yassarnal Quran
01:35:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 23 April 1997 in English and Arabic.
02:35:00 World News MTA
02:55:00 Khabarnama
03:10:00 From The Archives Friday sermon delivered on 20 April 1984 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on Amar-bil-Maruf Nahi-An-il-Munker.
04:00:00 Ken Harris Oil Painting .
04:30:00 Huzurs Jalsa Salana Opening address delivered on 25 July 2003 of Jalsa Salana United Kingdom.
06:00:00 Tilawat
06:20:00 Dars-e-Hadith
06:35:00 Childrens Class Recorded on 3 May 2009.
07:30:00 Qisas-ul-Ambiyaa at the life of Hadhrat Adam (as).
08:35:00 Question And Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests Recorded on 13 April 1996.
09:30:00 Indonesian Service
10:30:00 Swahili Muzakarah.
11:30:00 Tilawat
11:45:00 Yassarnal Quran
12:10:00 From The Archives Friday sermon delivered on 20 April 1984 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on Amar-bil-Maruf Nahi-An-il-Munker.
13:05:00 Bangla Shomprochar
14:10:00 Huzurs Jalsa Salana Opening address delivered on 25 July 2003 Jalsa Salana United Kingdom.
15:35:00 Ken Harris Oil Painting
16:25:00 Yassarnal Quran
16:45:00 Question And Answer Session Recorded on 13 April 1996.
17:45:00 World News
18:05:00 Arabic Service
18:35:00 Arabic Service a talk about the Surahs of the Holy Quran.
19:05:00 Liqa Maal Arab with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 23 April 1997 in English and Arabic.
20:05:00 Qisas-ul-Ambiyaa in light of the Holy Quran.
21:05:00 Childrens Class with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Recorded on 3 May 2009.
22:00:00 Huzurs Jalsa Salana Opening address delivered on 25 July 2003 of Jalsa Salana United Kingdom.
23:25:00 From The Archives Friday sermon delivered on 20 April 1984 by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on Amar-bil-Maruf Nahi-An-il-Munker.

(Thursday) 29-4-10

00:00:00 World News
00:20:00 Khabarnama
00:40:00 Tilawat Recitation
00:55:00 Insight A weekly review of the news making headlines in the world of science and medicine.
01:10:00 Science And Medicine Review
01:35:00 Liqa Maal Arab A regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 24 April 1997 in English and Arabic.
03:00:00 World News
03:15:00 Khabarnama
03:30:00 Nazm Aye Masiha-e-Zaman
04:00:00 Historic Facts
04:30:00 Nazm Wassiyat Hey Ik Aasmani Nizam.
04:50:00 Tarjamatul Quran Class by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. C recorded on 12 August 1994.
06:00:00 Tilawat
06:15:00 Dars-e-Malfoozat
06:25:00 Nazm Syeda Hay Aap Ko
06:45:00 Childrens Class Recorded on 17 January 2010.
07:35:00 Nazm Badargah-e-Zeeshan.
08:05:00 Faith Matters
09:10:00 English Mulaqat Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 5 May 1996.
10:15:00 Indonesian Service
11:20:00 Pushto Muzakarah
12:05:00 Tilawat Recitation
12:30:00 Yassarnal Quran
12:45:00 Nazm Bisharaton Ki Naveed Tum Ho.
13:00:00 Friday Sermon delivered on 23 April 2010 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community from Baitul Futuh Mosque, London.
14:00:00 Shotter Shondhane A repeat of a live interactive discussion programme in Bengali. Recorded on 29 April 2010.
16:00:00 Khabarnama
16:20:00 Yassarnal Quran
16:40:00 English Mulaqat Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 5 May 1996.
18:00:00 World News MTA
18:30:00 Shotter Shondhane A repeat of a live interactive discussion programme in Bengali. Recorded on 29 April 2010.
20:30:00 Faith Matters English question and answer programme .
21:35:00 Tarjamatul Quran by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. recorded on 12 August 1994.
22:35:00 Nazm Waqt Kam Hae
22:50:00 Childrens Class with Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Head of the Ahmadiyya Muslim Community. Recorded on 17 January 2010.

☆☆☆☆

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 15 April 2010 Issue No. 15

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

بہترین کام اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے اور جو ذرائع میسر ہیں، ان کو کام میں لاکر اور خدا کی طرف توجہ کرکے نیک اعمال بجا لاکر ہی دعوت الی اللہ کا کام ہوسکتا ہے

جہاں آپ دنیا کمانے کی طرف توجہ دیتے ہیں وہاں ہفتے میں کم ازکم ایک دن دعوت الی اللہ کیلئے بھی لگائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۹/اپریل ۲۰۱۰ بمقام مسجد بشارت سپین۔

تشہد،تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین نے احباب جماعت کو دعوت الیٰ اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آیت قرآنی وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ سنایا کہ اور بات کہنے میں اس سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجا لائے اور کہے کہ میں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

(حٰمٓ السجدۃ:۳۴)

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بہترین کام اللہ کی طرف دعوت دینا ہے اور جو ذرائع میسر ہیں ان کو کام میں لاکر اور خدا کی طرف توجہ کر کے نیک اعمال بجالا کر ہی دعوت الی اللہ کا کام ہوسکتا ہے۔جب ایک انسان اللہ کے حکم کے مطابق کام کرتا ہے اور جن باتوں سے اللہ نے روکا ہے، رکتا ہے تو یہ اعمال صالحہ ہیں۔اگر ہم جائزہ لیں تو بہت سی باتیں ہم نظر انداز کر دیتے ہیں۔تو ایک داعی الی اللہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دعوت الی اللہ کی ایک اہم شرط نیک اعمال بجالانا ہے کیونکہ نیک اعمال بجالانے والا ہی دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاسکتا ہے اور ان کو کہہ سکتا ہے کہ جن اعمال پر چلکر میں نے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کیا ہے تم بھی اس طرف آجاؤ جسطرح میں فرمانبردار بننے کی کوشش کررہا ہوں تم بھی اس دین کی طرف آجاؤ۔پس ایک داعی الی اللہ کیلئے ضروری ہے اور صرف داعی الیٰ اللہ کیلئے ہی نہیں بلکہ ہر احمدی کو چاہئے خواہ وہ تبلیغ کرتا ہے یا نہیں کہ اس کے ساتھ احمدی کا لفظ لگتا ہے اگر وہ داعی الی اللہ نہیں بھی ہے تو لوگ اس کو احمدی ہونے کے حوالے سے دیکھتے ہیں۔بعض دفعہ مجھے کسی غیر مسلم یا غیر احمدی کا خط آجاتا ہے کہ فلاں احمدی نے دھوکا دیا ہے تو ایک احمدی کا فعل پوری جماعت کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے۔اسلئے اللہ تعالیٰ نے جو انسانی فطرت کے پاتال تک سے واقف ہے جب فرماتا ہے کہ دعوت الیٰ اللہ سے بہتر کون سا کام ہوسکتا ہے تو ساتھ ہی فرمایا: داعی الیٰ اللہ اعمال صالحہ بجالانے والا ہونا چاہئے۔مسلمان ہونے کا احمدی ہونے کا صرف لیبل نہیں لگانا بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کامل فرمانبرداری سے بجا لانے کی کوشش کرنے والا بننا چاہئے۔یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمان ہونے اور فرمانبردار ہونے کا عبادت کے ساتھ گہرا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مسلمان وہ ہے جو دعا و صدقات سے کام لیتا ہے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی اور ایک عظیم الشان نبی کیلئے دعا کی تو اپنے لئے اور اپنی اولاد کیلئے بھی دعا کی۔اور فرمایا رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا یعنی اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمت پیدا کردے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ (البقرہ:۱۲۹)

فرمایا: پس عبادت کے بغیر وہ مقصد پورا نہیں ہوسکتا جس کے لئے انبیاء علیہم السلام آئے اور جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔یاد رکھو اللہ کی تعلیم اور حکمت کی باتوں کی سمجھ اس وقت آتی ہے جب نفس کی پاکیزگی ہو اور نفس کی پاکیزگی اس وقت ہوتی ہے جب عبادت کے اسلوب آتے ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

فرمایا: ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم اس رسول پر ایمان لائے جس نے ہمیں عبادت کے طریقے سکھائے اور پھر ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں۔پس ہر احمدی جو خود کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال اسلئے درست رکھے کہ اس پر ہر ایک کی نظر ہے۔اگر نیک اعمال ہوں گے تو لوگ نیکی سے متاثر ہوکر قریب آئیں گے۔فرمایا: جہاں آپ دنیا کمانے کی طرف توجہ دیتے ہیں وہاں ہفتے میں کم ازکم ایک دن دعوت الی اللہ کیلئے بھی لگائیں۔جماعتی طور پر بھی تبلیغ کا پروگرام بنے وسیع اور باہمت منصوبہ بندی کی ضرورت ہے ٹارگٹ مقرر کرنے کی ضرورت ہے کہ کتنے فیصدی لوگوں تک پیغام حق پہنچانا ہے اور ہر طبقے کے لحاظ سے تبلیغ کی ضرورت ہے۔اس بات کی پرواہ کئے بغیر کہ کون سنتا ہے اور کون نہیں سنتا۔ہمارا کام صرف پیغام کو پہنچا دینا ہے۔ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا اِنْ عَلَیْکَ اِلَّا الْبَلٰغُ۔

ترجمہ: یعنی پس اگر وہ منہ پھیر لے تو ہم نے تجھے ان پر پاسبان بنا کر نہیں بھیجا، تجھ پر پیغام پہنچانے کے سوا اور کچھ فرض نہیں۔

فرمایا: پس یہ فرض ہے جو ہر ملک میں احمدی نے ادا کرنا ہے۔بڑی بڑی کتابوں کی ضرورت نہیں صرف دو ورقہ شائع کریں جس میں احمدیت کا تعارف ہو اور جماعت کا اور ایم ٹی اے کا ایڈریس لکھ دیا جائے۔ٹورسٹ آتے ہیں ان کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔سعید فطرت لوگوں کو انشاء اللہ ضرور ہدایت ملے گی۔آپ کا کام تبلیغ کرنا اور دعائیں کرنا ہے۔کوشش کریں کہ وقف نو بچوں کے والدین اُن کو زیادہ سے زیادہ جامعہ احمدیہ میں داخل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور سے کچھ کر دکھانے والے ہوں۔علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اپنے عمل سے تبلیغ کرنے والے تھے اور اشاعت اسلام کیلئے دور دراز علاقوں میں نکل جاتے تھے۔پس ہمیں بھی اپنی زندگیوں کو تقویٰ سے بھرنا ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اللہ کا خوف اس میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔میری جماعت کو پھلدار درخت کی طرح ہونا چاہئے ہر ایک غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ہمارے قول و فعل میں تضاد نہ ہو اور ہم اس کی طرف جھکنے والے ہوں اور جو اسلام کا پیغام پہنچانے کا کام ہمارے سپرد ہوا ہے، اس کو بخوبی سرانجام دینے والے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ 26 - 27 - 28 دسمبر بروز اتوار۔سوموار۔منگل منعقد کیا جارہا ہے۔(الحمدللہ)

احباب کرام سے اِس للّٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی کوشش کریں اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ۴۱ ویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے ۳۲ ویں سالانہ اجتماع کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۱۹۔۲۰۔۲۱ اکتوبر ۲۰۱۰ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کو قادیان دارالامان میں منعقد کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔جملہ صوبائی/زونل/مقامی قائدین کرام اپنی مجلس کے خدام کی ٹکٹیں بروقت ریزرو کریں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اس روحانی اجتماع میں شرکت کیلئے قادیان دارالامان میں لانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)